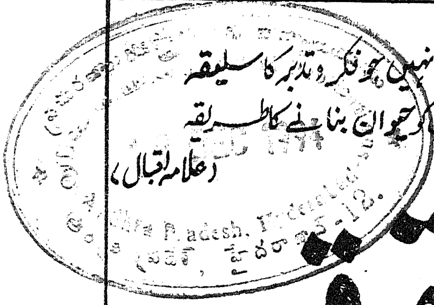
Acc No. 672

مصنّف کے دیگر کتب

۱۔ مسلمانوں کے زوال کے اسباب علامہ اقبالؔ کی نظر میں۔ کل کا مومن اور آج کا مسلمان
۲۔ فلسفۂ لا الٰہ الا اللہ و فلسفۂ محمد رسول اللہ اور علامہ اقبالؔ فلسفۂ نماز روزہ حج قرآن اور مسلمان
۳۔ مسلمانوں کے تکلیف دہ سوہانِ روح زوال کا حل قل ھو اللہ احد (سورہ اخلاص) میں مضمر ہے (علامہ اقبالؔ کی لاجواب تفسیر و مثالیں)
۴۔ آج کے مسلمان کے سوچنے کا انداز اور علامہ اقبالؔ کا تردّد
۵۔ مسلمانوں کے عہد زوال میں عورت کا رول و حصہ۔ علامہ اقبالؔ کے نظریات
۶۔ فلسفۂ زندگی اور موت از روئے قرآن اور فرامینِ مصطفوی صلعم اور علامہ اقبالؔ
۷۔ فلسفۂ جہاد از روئے قرآن اور فرامینِ مصطفوی صلعم اور علامہ اقبالؔ
۸۔ فلسفۂ شہادت امام حسین عالی مقام اور علامہ اقبالؔ
۹۔ مسلمانوں نے ہندوستان آکر کیا دیکھا کیا پایا کیا کھویا اور نظریات علامہ اقبالؔ (حصہ اول)
۱۰۔ 〃 〃 〃 〃 〃 (حصہ دوم)
۱۱۔ گلستانِ احادیث (جز اول) یعنی چہل حدیث (حصہ اول تا چہارم) اور علامہ اقبالؔ
۱۲۔ گلستانِ احادیث (جز دوم) یعنی چہل حدیث (حصہ اول تا سوم) اور علامہ اقبالؔ
۱۳۔ شانِ محمدؐ کیا کہیئے شانِ غلاماں سن لیجئے۔
۱۴۔ والدین کے حقوق قرآن اور فرامینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں
۱۵۔ خون کے آنسو ہی آنسو اور مسلمان اور علامہ اقبالؔ
۱۶۔ گلدستہ حمد و گلستانِ نعت 5/- ۱۷۔ مسلمانوں کے عہد زوال میں علما کا رول و حصہ
۱۸۔ والدین کی خدمت میں عقیدت کے پھول 3/- ۱۹۔ اے رام مندر بنانے والو!
۲۰۔ اے قوم عرب! کیا تم ایک باوقار قوم ہو؟ 5/- ۲۱۔ مسلمانو! آنسو بہاؤ خون کے۔
۲۲۔ نورِ محمدی 3/- ۲۳۔ اظہار نورِ نبوتؐ 3/- ۲۴۔ والدین پر اولاد کے حقوق
۲۵۔ کلام اقبالؔ ۔ علامہ اقبال نے کیا کہا، کن عنوانات کے تحت (حصہ اول)
۲۶۔ 〃 〃 〃 〃 (حصہ دوم)
۲۷۔ دیکھو مسلمان حکمراں کیسے ہوتے ہیں اور دیکھو مسلمان ایسے ہوتے ہیں۔



آزادیٔ افکار سے ہے ان کی تباہی
ہو فکر اگر خام تو آزادیٔ افکار
رکھتے نہیں جو فکر و تدبر کا سلیقہ
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ
(علامہ اقبال)

اولاد کے حقوق

والدین پر

والدین کے ہاتھوں اولاد کی تباہی

اور

علامہ اقبال



محمد جمیل الدین صدیقی سپرنٹنڈنٹ ہائیکورٹ (ریٹائرڈ)
حیدرآباد اے پی (انڈیا)

ہدیہ

رحمن اسلامک پبلیشر - منور کا ٹیج - 5-525-1-23
لی بی بازار نزد کوٹلہ عالیجاہ - حیدرآباد - اے پی (انڈیا)

بار اول
ایک ہزار
(۱۰۰۰)

انتساب

میں اپنی ناچیز تصنیف کو اللہ پاک کے اس روشن فرمانِ مبارک سے معنون کرنے کی عزت و شرف حاصل کرتا ہوں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○

مومنو! تمہارا مال اور اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کردے اور جو ایسا کرینگے تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ (پ ۲۸ آیت ۹ ۔ سورۃ التغابن)

بندۂ ادنیٰ
محمد جمیل الدین صدیقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

اولاد کے حقوق والدین پر

اور علامہ اقبالؒ

ماں باپ، اولاد اور اللہ پاک

بظاہر اولاد کا راست تعلق والدین سے نظر آتا ہے اور والدین اولاد کو پیدا کرتے اور جنم دیتے نظر آتے ہیں لیکن مجازی پردوں کو اٹھا کر قرآن حکیم حقیقت کو اسطرح ظاہر فرماتا ہے کہ حقیقی خالق اللہ پاک کی ذات ہے اور والدین ایک سبب اور ذریعہ ہیں۔ آئیے دیکھیں ماں باپ کا تعلق اولاد سے کسقدر ہے اور اللہ پاک سے کسقدر؟ جیسا کہ قرآنِ حکیم میں اللہ پاک فرماتے ہیں:۔

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اسی میں سے اسکا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورت پھیلائے" (پارہ ۴۔ سورہ: النسآ۔ آیت: ۱)۔

پھر پارہ ۲۶ سورہ حجرات آیت۔ ۱۳ میں ارشاد ہو رہا ہے۔

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا"۔

پھر ارشاد گرامی ہو رہا ہے۔

"تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں جاؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو اور اپنے نیک کام و عمل آگے روانہ کرو"۔ پھر احسن الخالقین فرما رہے ہیں:

"اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند (منی نطفہ) سے بنایا"

(سورہ یٰسین پارہ ۲۳۔ آیت ۷۷)

پھر ارشادِ باری تعالیٰ ہو رہا ہے:
"تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے"
(پارہ ۲۷ - سورہ النجم - آیت ۳۲)۔ پھر ارشاد اللہ پاک سنیئے:
"کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر تجھے نطفہ سے صحیح و سالم آدمی بنایا" (پارہ ۱۵ - سورہ کہف - آیت ۳۷)۔
"کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا اور پہاڑوں کو میخیں اور تمہیں جوڑا (یعنی مرد اور عورت بنایا"۔ (پارہ ۳۰ - سورہ - النباء - رکوع - ۲)

ظاہر ہو گیا کہ اللہ پاک ہی خالق ہیں اور سبب بنا کر مرد اور عورت سے اولاد دلاتے ہیں جیسا کہ آدمؑ اور حواؑ کی پیدائش کا ذکر فرما کر اپنی قدرت بالغہ ظاہر فرماتے ہیں وہ بغیر ماں اور باپ کے بھی پیدا فرما سکتے ہیں۔ اچھا اب آیئے ہم سورہ مریم کی تلاوت کا حاصل کریں کہ حضرت ذکریا علیہ السلام پیری وضعیفی کے سبب ایک تو ہم بستری کے قابل نہ رہے دوسری طرف آپؑ کی بیوی بانجھ تھیں مگر حضرت ذکریاؑ نے اپنے لئے اولاد کے اسباب ختم کے باوجود مسبب الاسباب سے دعا مانگی۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہو رہا ہے۔
یہ تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کی مہربانی فرمانے کا اپنے بندہ ذکریاؑ پر جبکہ انہوںؑ نے اپنے پروردگار کو پوشیدہ طور پر پکارا۔ عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں (بوجہ پیری) کمزور ہوگئیں ... میری بیوی بانجھ ہے۔ ایسی صورت میں آپ مجھ کو خاص اپنے پاس سے وارث (بیٹا) دیجئے ... (فرمایا) اے ذکریاؑ ہم تم کو ایک فرزند (یحییٰ) کی خوشخبری دیتے ہیں۔ عرض کیا میرے رب! میرے اولاد کس طور ہوگی حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کے انتہائی درجہ کو پہنچ چکا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ اسی حالت میں (اولاد ہوگی) تمہارے رب کا قول ہے کہ امر مجھ کو آسان ہے"۔ (سورہ مریم - رکوع - ۱ - پارہ - ۱۶)
قرآنِ پاک سے ثابت ہو گیا کہ اللہ پاک ختم شدہ اسباب کو مہیا کرسکتے ہیں یعنی وہ مسبب اللہ ہیں۔ بہر حال ضعیفی میں حضرت ذکریاؑ اور ان کی بانجھ بیوی کو فرزند یحییٰ عطا فرما کر اور اس ماں باپ بنا کر اپنا کرشمہ قدرت دکھا دیا کہ جس طرح اور جس انداز سے چاہیں ماں اور باپ کو اولاد عطا کرنے پر قادر ہیں۔ قرآن حکیم بھی ہاتھ میں ہی رہنے دیجئے اور سورہ م

کی تلاوت معہ ترجمہ جاری رکھئے اور دیکھئے کہ قدرت بالغہ کے حامل حسن الخالق کس طرح بی بی مریم سے بغیر باپ کے عیسیٰؑ کو پیدا فرماتے ہیں ۔ چنانچہ ارشاد باری ہو رہا ہے۔

" اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کتاب میں مریم کا بھی ذکر کیجئے جبکہ وہ اپنے گھر والوں سے علٰحدہ ہو کر اپنے مکان میں جو شرق کی جانب تھا (غسل کے لئے) گئیں۔ پھر ان گھر والوں کے سامنے پردہ ڈال لیا۔ پس ہم نے ان کے پاس اپنے فرشتے (جبرئیلؑ) کو بھیجا اور وہ اسکے سامنے ایک مرد آدمی بن کر ظاہر ہوا۔ کہنے لگیں کہ میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ خدا ترس ہے (تو یہاں سے ہٹ جا) فرشتے نے کہا۔ میں تمہارے رب کا بھیجا (فرشتہ) ہوں تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں - وہ کہنے لگیں۔ میرے لڑکا کس طرح ہو جائیگا حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں ۔ فرشتے نے کہا یونہی (اولاد ہو جائے گی) ... تاکہ اس (فرزند) کو لوگوں کے لئے ایک نشانی (اپنے قدرت کی) بنادیں اور (باعث) رحمت بنائیں ... پھر ان کے پیٹ میں وہ لڑکا رہ گیا۔ پھر وہ اس (حمل) کو لئے ہوئے اپنے گھر سے دور کسی جگہ پر چلی گئیں۔ پھر درد زہ کے مارے کھجور کے درخت کی طرف آئیں اور کہنے لگیں کاش میں اس سے قبل ہی مرگئی ہوتی ... پھر وہ ان کو (عیسیٰ) کو گود میں لئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔　　(سورہ مریم۔ رکوع ۲، پارہ ۔ ۱۶)

دیکھ لیا نا ـــــــ اللہ پاک کی فطرت اور قدرت کو ـــــ

(۱) بغیر ماں باپ کے آدمؑ اور حواؑ کو پیدا فرمایا اور ان کے ملنے سے مرد اور عورت پیدا فرمائے۔

(۲) جب مرد اور عورت کی ہمبستری اور مجامعت کو اولاد کی پیدائش کا ذریعہ وسبب بنایا مگر جب حضرت زکریاؑ ضعیف ہو کر ہمبستری کے قابل نہ رہے اور بیوی تو بانجھ تھیں اس کے باوجود کہ اسباب اولاد ہونے کے ختم اور منقطع ہو چکے تھے، اللہ پاک نے اسباب پیدا فرماکر اولاد عطا فرمائی اور ظاہر فرمادیا کہ ہم مسبب الاسباب ہیں۔

(۳) بی بی مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرزند عطا فرماکر دنیا کو بتادیا کہ ہم بغیر باپ کے بھی اولاد عطا فرماسکتے ہیں اور اسباب ظاہری کے بغیر بھی اللہ پاک انسان کو بغیر ماں باپ کے پیدا کرنے کی بدرجہ اتم قدرت رکھتے ہیں ۔ لیکن عام طور پر اللہ پاک نے مرد اور عورت کی مجامعت کے ذریعہ اولاد پیدا کرنے کا ایک نظام قائم فرمادیا ہے کہ بعد ہمبستری اور مجامعت نطفہ سے جبکہ وہ عورت یعنی ماں کے رحم میں داخل ہو اولاد پیدا ہو ــــ یہاں یہہ امر بھی قابل

توجہ اور لائق غور ہے کہ چاہے ہزار بار مرد اور عورت ہم بستر کیوں نہ ہوں نطفہ عورت
رحم میں داخل ہوتا ہے لیکن اللہ پاک جس قطرہ منی کو سبب بنا کر انسان کو وجود
چاہتے ہیں اسی قطرہ منی سے انسان وجود میں آتا ہے۔ مرد عورت کی ہر وقت کی مجامعت
کو جنم نہیں دیتی اس سے ماں باپ کی بے بسی اور اللہ پاک کی قدرت کا پتہ چلتا ہے
رحم میں نطفہ داخل ہونے کے بعد اللہ پاک لڑکے یا لڑکی کو جنم جب دینا چاہتے ہیں تو کیا ہوتا۔ پڑھیئے قرآن

"اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے بنایا اور ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا جو کہ (ایک مدت معینہ تک) ایک محفوظ مقام (یعنی رحم) میں رہا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنا دیا۔ پھر ہم نے اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنا دیا۔ پھر ہم نے اس بوٹی (کے بعض اجزاء) کو ہڈیاں بنا دیا۔ پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا۔ پھر ہم نے اسمیں روح ڈال کر اسکو ایک دوسری ہی طرح کی مخلوق بنا دیا تو کیسی شان ہے اللہ کی جو احسن الخالق یعنی بہترین پیدا کرنے والے اور تمام صناعوں سے بڑھ کر ہیں۔ (پارہ ۱۸ - سورہ المومنون - آیت ۱۲ تا ۱۵)

علامہ اقبال اللہ پاک کی بے پایاں قدرت بالغہ کے بارے میں جو آفاق میں روشن ہے اس طرح عرض کرتے ہیں۔

اے انفس و آفاق میں پیدا ترے آیات　　حق یہ ہے کہ زندہ و پائندہ تری ذات
ہم بالاشب و روز جکڑے ہوئے بندے　　تو خالق اعصار و نگارندۂ آیات

باب دوم

اولاد اللہ پاک کا عطیہ اور امانت اور بروز قیامت و الدین سے بھی پوچھ

باب اول سے ظاہر ہو گیا ہوگا کہ اللہ پاک ایک سبب بنا کر ماں باپ کو اولاد عطا
ہیں گویا اولاد اللہ کی جانب سے ماں باپ کے لئے ایک نعمت اور رحمت ہے اور ایک ا
بھی۔ جس طرح دوسری اور بھی نعمتیں رحمتیں اور امانتیں اللہ پاک کی ہیں مثلاً دولت، زندگی
انسان کے اعضاء ہاتھ پاؤں آنکھ وغیرہ۔ انسان کو بروز قیامت اللہ پاک کو تمام عطا کردہ
اور امانتوں کا حساب کتاب دینا ہوگا کہ اللہ پاک کے امانتوں کی حفاظت کس طرح کی اسکی عط

...ں کا حق کس طرح ادا کیا۔ اللہ پاک کی ہر نعمت جو بطور رحمت انسان کو دی گئی تھی اسکو ...ت ہی بنائے رکھا یا اپنے ہاتھوں اور اعمال سے اسکو اپنے لئے زحمت اور وبال جان ...یا۔ جن نعمتوں اور امانتوں کا بروز قیامت انسان کو حساب دینا ہے اسمیں اولاد بھی شامل ...۔ ایک جانب اولاد کو ماں باپ کے حقوق کی ادائی کا حساب دینا ہوگا تو وہیں ماں باپ کو بھی ...حساب اللہ پاک کو دینا ہوگا کہ آیا ماں اور باپ نے اولاد کے ساتھ انصاف کیا۔ کس انداز ان کی خدمت کی اور تعلیم و تربیت کا کس طرح حق ادا کیا۔ شرک اور کفر سے آیا انہیں بچایا ...ت کا تصور پیدا کیا۔ اللہ اور رسول کے حقوق بتائے اور قرآن حکیم میں اللہ پاک نے جو ...اد فرمایا " واطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول " (سورہ نساء) اس کے معنی سمجھے اور ...د کو سمجھائے خود کیا عمل کیا اور اولاد کو کس راستے پر ڈالا۔

مقامات والدین اور والدین کے اقسام

یہہ امر غور طلب ہے کہ والدین کا مقام اسلئے بلند رکھا گیا ہے کہ ماں اولاد کو دردِ زہ کی تکالیف برداشت کرکے جنم دیتی ہے اور ماں باپ پرورش کرکے اولاد کو بڑا کرتے ہیں اسلئے ماں کے قدموں کے نیچے جنت اور باپ کو جنت کا دروازہ فرمایا ...اس کا الحاق کن والدین پر ہوسکتا ہے اس امر کو سمجھنے کے لئے ہم کو والدین کے اقسام پر ...ر کرنا ہوگا۔

حیوانات اور بچے

حیوانات بھی دردِ زہ کی تکالیف سے دوچار ہوکر بچے جنم دیتے اور اپنے بچوں کی ایک خاص مدت اور عمر تک ...ش کرتے ہیں چونکہ وہ شعور کامل سے محروم ہیں اسلئے بروز قیامت ان سے پوچھ نہیں۔ ...ا ہر فعل تقاضہ فطرت کی تکمیل سمجھا جائے گا۔ حالانکہ تکالیف تو وہ بھی بچوں کی خاطر ...شت کرتے ہیں۔ اب سوال رہ جاتا ہے انسان کا جسکو اللہ پاک نے اپنا نائب بنایا اور ...، پر شدید ذمہ داریاں عقل و فہم عطا فرماکر عائد فرمائی ہیں۔ اب انسانوں میں بھی والدین کے ...ایاں اقسام ہیں۔

مشرک اور کافر والدین

مشرک اور کافر مائیں بھی اولاد کو دردِ زہ کے ساتھ جنم دیتی۔ مشرک اور کافر ماں باپ اولاد کو بڑی مشکلات سے پال لیتے اور پرورش کرتے اور دنیا کے اونچے مقامات پر

پہنچا دیتے ہیں کیا ایسی ماؤں کے قدموں تلے جنت اور ایسے باپ جنت کا دروازہ بن سکتے ہیں؟ اور شرک اور کفر کی غلاظت میں مبتلا رہ کر خود دائمی طور پر جنت سے محروم ہیں تو جنت کی راہ وہ کیا دکھائیں گے؟ جو خود گم کردہ راہ ہوں۔ قرآن حکیم میں اللہ پاک صاف فرماتے ہیں سورہ "الدھر" پارہ ۲۹)

"ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا۔ اس طور پر کہ ہم اسکا امتحان لیں، چنانچہ ہم نے اسکو سنتا دیکھتا (سمجھتا) بنایا (۲) ہم نے اس کو راہ (راستہ) بتلائی (۳) تو وہ یا تو شکر گذار (مومن) ہوگیا یا ناشکرا (کافر) ہوگیا۔ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور آتش سوزاں تیار کر رکھی ہیں (۴)"

قرآن حکیم پارہ ۲۹ سورہ الدھر جسکو سورہ انسان بھی کہتے ہیں کہ آیات ۲ تا ۴ کا ترجمہ پیش کیا کہ اللہ پاک نے انسان کا امتحان لینے اسے عقل و سمجھ سے نوازا اور اسکو راستہ صحیح دکھایا تو اسمیں انسانوں کے گروہ دو اقسام کے ہوگئے کہ اللہ کی جانب سے راستہ دکھانے کے بعد ایک گروہ شکر گذار اور مومن ہوگیا اور دوسرا انسان کا گروہ باوجود راستہ دکھانے کے کافر ہوگیا تو اللہ پاک بہ بانگ دہل فرماتے ہیں ایسے کافروں کے لئے ہم نے زنجیریں طوق، آتش سوزاں تیار کر رکھی ہیں تو ایسے کافر والدین یعنی ماؤں کے قدموں تلے اولاد کو جنت نصیب ہوسکتی ہے نہ باپ اولاد کے لئے جنت کا صدر دروازہ بن سکتا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو اس دنیا کی موجودہ زندگی اور بعد کی زندگی کو سنوارنے کے راستے دکھاتا ہے۔ اسلام ماں باپ کو اپنے حدود سے واقف کرواتا ہے اور اولاد کو اپنے حدود کی نشان دہی کرتا ہے۔

مشترک والدین اور اولاد کے تعلقات و فرائض

اب ہم ان ترقی یافتہ ممالک کے والدین اور اولاد کے تعلقات اور فرائض کے تعلق سے واقعات پر روشنی ڈالنے جارہے ہیں یعنی وہ ممالک جو سوپر پاور کہلاتے ہیں۔ واقعات دیکھ کر اور عمیق مطالعہ کرنے کے بعد یہی کہا جاسکے گا کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوسکتی۔ علامہ اقبالؒ نے بھی جنہوں نے مغرب میں بھی تعلیم پائی وہاں کی تہذیب کلچر کو بنظر غائر دیکھا فرماتے ہیں

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب افرنگی　　کہ یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے
وہ حکمت ناز تھا جس پر خردمندان مغرب کو　　ہوس کے پنجہ خونیں میں تیغ کارزاری ہے

پیر کی فسوں کاری سے محکم ہو نہیں سکتا ؛ جہاں میں جس تمدن کی بنا سرمایہ داری ہے
نیس محمد رحمان جو کیلی فورنیا (امریکہ) میں عرصہ سے مقیم ہیں امریکی اور یوروپی تہذیب
ھر میں رات دن رہتے بستے ہیں ایک مضمون "امریکہ میں عمر رسیدہ لوگ" کے
شائع کیا ہے اس کا ضروری حصہ ہم بجنسہ نقل کرتے ہیں۔
اس ملک میں اکثر عمر رسیدہ حضرات کی رنگینیاں اور زندہ دلی عمر کے تقاضوں سے مجبور
نہیں پڑ جاتیں' بلکہ بچی کچی زندگی کے ہر لمحہ کو پُر لطف اور پُر مسرت بنانے کی سعی کرتے رہتے
ماہ ان سنٹرز میں رات میں ڈانس بھی ہوتا ہے جہاں بوڑھے جوڑے آرکسٹرا کی دھنوں پر
گئے تک ناچتے گاتے ہیں اور شراب نوشی کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ اس تصویر کا
سرا رُخ بھی ہے جو کافی تکلیف دہ نظارہ پیش کرتا ہے۔ کافی عمر لوگوں کے لئے جن کی
۷۵، ۸۰ سال سے متجاوز ہوتی ہیں ان کے لئے "بوڑھوں کا گھر" (HOME FOR
AG ہوتا ہے جہاں ان کے رہنے سہنے' کھانے پینے کا بندوبست رہتا ہے۔ یہ گھر
، یا خیراتی اداروں کی جانب سے چلائے جاتے ہیں۔ قیام شکاگو کے زمانہ میں مجھے
گھر جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ ایک بوڑھی عورت سے بات چیت کے دوران اس نے
یا کہ گذشتہ سال کرسمس میں اس کا لڑکا اس سے ملنے یہاں آیا تھا اور اسے ڈنر کے لئے
ل بھی لے گیا تھا۔ میں نے پوچھا کہاں رہتا ہے تو وہ کہنے لگی یہیں شکاگو میں۔ یہ
یت کا واحد واقعہ نہیں ہے۔ اولاد بھائی بہنوں سے گو وہ سب ایک ہی شہر میں کیوں
نہیں۔ برسوں ملاقات نہیں ہوتی۔ دکھ سکھ میں ان کا اپنا کوئی نہیں۔ امریکن کلچر کچھ
ہے کہ لڑکے ۱۸ سال کی عمر کے ہوتے ہی ماں باپ اسکی ذمہ داریوں سے بری ہو جاتے ہیں۔
قبل تعلیم ملازمت اور شادی بیاہ کا وہ خود انتظام کرلیتا ہے اور شادی کے بعد فوری علیحدہ
کتا ہے۔ غریب ماں باپ جب کمانے کے قابل نہیں رہتے یا ان اور آمدنی کا ذریعہ نہیں
یہ ان گھروں میں جا بستے ہیں۔ زندگی کی خوشیاں اور مسرتیں ان سے منہ موڑ لیتی ہیں
د کی محبت سے محروم ان لوگوں میں جینے کی آرزو باقی نہیں رہتی وہ اپنے آپ کو ملک
سائیٹی کے لئے ایک بار سمجھتے ہیں (۸۰) سال سے اوپر کے لوگوں میں بالعموم خودکشی کے
ت پیدا ہو گئے ہیں وہ ٹھنڈے دل سے اس امر پر غور کرتے ہیں کہ جب جینے کا کوئی مقصد
نہیں تو جینا غیر ضروری ہے۔ خودکشی کی شرح اس عمر کے لوگوں میں ۲۱۶ فی لاکھ ہے

توجہ اور لائق غور ہے کہ چاہے ہزار بار مرد اور عورت ہم بستر کیوں نہ ہوں نطفہ عورت کے رحم میں داخل ہوتا رہے لیکن اللہ پاک جس قطرہ منی کو سبب بنا کر انسان کو وجود میں لانا چاہتے ہیں اسی قطرہ منی سے انسان وجود میں آتا ہے۔ مرد عورت کی ہر وقت کی مجامعت اولاد کو جنم نہیں دیتی اس سے ماں باپ کی بے بسی اور اللہ پاک کی قدرت کا پتہ چلتا ہے۔ ماں کے رحم میں نطفہ داخل ہونے کے بعد اللہ پاک لڑکے یا لڑکی کو جنم جب دینا چاہتے ہیں تو کیا ہوتا۔ پڑھئے قرآن حکیم :-

"اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے بنایا اور ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا جو کہ (ایک مدت معینہ تک) ایک محفوظ مقام (یعنی رحم) میں رہا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنا دیا۔ پھر ہم نے اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنا دیا۔ پھر ہم نے اس بوٹی (کے بعض اجزاء) کو ہڈیاں بنا دیا۔ پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا۔ پھر ہم نے اسمیں روح ڈال کر اسکو ایک دوسری ہی طرح کی مخلوق بنا دیا تو کیسی شان ہے اللہ کی جو احسن الخالق یعنی بہترین پیدا کرنے والے اور تمام صناعوں سے بڑھ کر ہیں۔ (پارہ ۱۸ - سورہ المومنون - آیت ۱۲ تا ۱۵)

علامہ اقبال اللہ پاک کی بے پایاں قدرت بالغہ کے بارے میں جو آفاق میں روشن و عیاں ہے اس طرح عرض کرتے ہیں۔

اے انفس و آفاق میں پیدا ترے آیات ٭ حق یہ ہے کہ زندہ و پائندہ تری ذات
ہم بلا شب و روز جکڑے ہوئے بندے ٭ تو خالق اعصار و نگار ندۂ آیات

باب دوم

اولاد اللہ پاک کا عطیہ اور امانت اور بروز قیامت والدین سے بھی پوچھ

باب اول سے ظاہر ہو گیا ہو گا کہ اللہ پاک ایک سبب بنا کر ماں باپ کو اولاد عطا فرماتے ہیں گویا اولاد اللہ کی جانب سے ماں باپ کے لئے ایک نعمت اور رحمت ہے اور ایک امانت بھی۔ جس طرح دوسری اور بھی نعمتیں رحمتیں اور امانتیں اللہ پاک کی ہیں مثلاً دولت، زندگی، خود انسان کے اعضائے ہاتھ پاؤں آنکھ وغیرہ۔ انسان کو بروز قیامت اللہ پاک کو تمام عطا کردہ نعمتوں اور امانتوں کا حساب کتاب دینا ہو گا کہ اللہ پاک کے امانتوں کی حفاظت کس طرح کی اسکی عطا کردہ

حق کس طرح ادا کیا۔ اللہ پاک کی ہر نعمت جو بطور رحمت انسان کو دی گئی تھی اسکو
بنائے رکھا یا اپنے ہاتھوں اور اعمال سے اسکو اپنے لئے زحمت اور وبال جان
جن نعمتوں اور امانتوں کا بروز قیامت انسان کو حساب دینا ہے اسمیں اولاد بھی شامل
ے جانب اولاد کو ماں باپ کے حقوق کی ادائی کا حساب دینا ہوگا تو وہیں ماں باپ کو بھی
با اللہ پاک کو دینا ہوگا کہ آیا ماں اور باپ نے اولاد کے ساتھ انصاف کیا۔ کس انداز
خدمت کی اور تعلیم و تربیت کا کس طرح حق ادا کیا۔ شرک اور کفر سے آیا انہیں بچایا یا
تصور پیدا کیا۔ اللہ اور رسولؐ کے حقوق بتائے اور قرآن حکیم میں اللہ پاک نے جو
مایا " واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول " (سورہ نساء) اس کے معنی سمجھے اور
بھائے خود کیا عمل کیا اور اولاد کو کس راستے پر ڈالا۔

مات والدین / والدین کے اقسام

یہہ امر غور طلب ہے کہ والدین کا مقام اسلئے بلند رکھا گیا ہے کہ ماں اولاد کو دردِ زہ کی تکالیف برداشت کر کے جنم دیتی ہے اور ماں باپ پرورش کر کے اولاد کو بڑا کرتے ہیں اسلئے ماں کے قدموں کے نیچے جنت اور باپ کو جنت کا دروازہ فرمایا
ہ کا الحاق کن والدین پر ہوسکتا ہے اس امر کو سمجھنے کے لئے ہم کو والدین کے اقسام: ر اقسام
ا ہوگا۔

وانات اور بچے

حیوانات بھی دردِ زہ کی تکالیف سے دوچار ہو کر بچے جنم دیتے اور اپنے بچوں کی ایک خاص مدت اور عمر تک
رتے ہیں چونکہ وہ شعور کامل سے محروم ہیں اسلئے بروز قیامت ان سے پوچھ نہیں۔
ل تقاضہ فطرت کی تکمیل سمجھا جائے گا۔ حالانکہ تکالیف تو وہ بھی بچوں کی خاطر
ا کرتے ہیں۔ اب سوال رہ جاتا ہے انسان کا جسکو اللہ پاک نے اپنا نائب بنایا اور
شدید ذمہ داریاں عقل و فہم عطا فرما کر عائد فرمائی ہیں۔ اب انسانوں میں بھی والدین کے
اقسام ہیں۔

شرک اور کافر والدین

مشرک اور کافر مائیں بھی اولاد کو زردِ زہ کے ساتھ جنم دیتی۔ مشرک اور کافر ماں باپ
ہ کو بڑی مشکلات سے پالتے اور پرورش کرتے اور دنیا کے اونچے مقامات پر

جبکہ پورے ملک میں خودکشی کی شرح (۱۲) فی لاکھ ہے۔ عمر رسیدہ لوگوں کی خودکشی کی تعداد
میں ہر سال اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ یہ لوگ دیدہ و دانستہ بھوکے رہ کر یا دواؤں کی مقدار
کم یا زیادہ کھا کر اپنی ذہنی الجھنوں سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارہ پالیتے ہیں۔ بعض صورتوں میں
اپنی خودکشی کے تعلق سے یہ لوگ اپنی اولاد سے بھی مشورہ کرتے ہیں اور ان کی رضامندی
یا نیم خاموشی کو رضامندی سمجھ کر خودکشی کر لیتے ہیں۔ بڑھتی ہوئی مادہ پرستی نے جہاں پرانی قدروں
کو پیچھے ڈال دیا ہے وہیں خاندان یعنی ماں باپ اور بھائی بہن کے خونی رشتہ کو بھی ایک رسمی اور
اخلاقی رشتہ بنا کر رکھ چھوڑا ہے۔ مغرب میں ماں باپ کے آپسی ناخوشگوار تعلقات ان
آئے دن کے جھگڑے ان کی سرکاری اور سوشیل مصروفیات علیحدگی اور طلاق کے باعث امریکن بچے
عموماً ماں باپ کی محبت اور ان کی رہبری سے محروم رہتے ہیں۔ امریکی ماہران تعلیم نے یہ نتیجہ اخذ
کیا کہ ایشیائی طلبائ پر ان کی تعلیم و تربیت کے تعلق سے ماں باپ کی کڑی نگرانی رہتی ہے۔ یہ
نظم و ضبط کے عادی اور اپنے اپنے مذہب کی بڑی حد تک پابندی کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف
امریکی طلبائ۔ ماں باپ کی عدم دلچسپی و نگرانی کے باعث ڈرگ... جرائم اور جنسی بے اعتدالیوں میں
ملوث ہیں۔ مادہ پرستی اور مذہب سے انحراف نے نہ صرف امریکی خاندان بلکہ پورے امریکی
معاشرہ کے ڈھانچہ کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ امریکیوں کی ایک قابل لحاظ تعداد مذہب کی قائل نہیں
اور ایک بڑی اکثریت مذہب کی پابندی نہیں کرتی۔ جو امریکن کرسچن ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں
وہ کبھی کبھار بوجہ مجبوری چرچ جلتے ہیں۔ پورے مغرب کا یہی حال ہے۔ یہ اندازہ کیا گیا ہے
(۲۳۰) ملین لوگ ایسے ہیں جو خدا کے منکر ہیں اور یہ کہ دنیا کا ہر پانچواں شخص مذہب کا قائل نہیں
مغرب نے لاکھ مادی ترقی کی ہو لیکن اسمیں شک نہیں کہ اس کا معاشرہ تیزی سے تباہی کی طرف
جارہا ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی نے مادی آرام و آسائش بہت کچھ دیا ہے لیکن وہیں روحانی
و ذہنی سکون و اطمینان چھین لیا اور خاندانی محبت و یکتا کو بیحد کمزور کر دیا اولاد ایک مخصوص
عمر کو پہنچنے کے بعد ماں باپ کی محبت اور ان کی اہمیت کو نیم فراموش کر دیتی ہے اور ماں باپ
جب عمر کے اس حصہ میں پہنچ جاتے ہیں جب ان کو سہارہ کی محبت و پیار کی اور اخلاقی
امداد کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتے ہیں۔ سوائے حکومت
یا خیراتی اداروں کے ان کا پوچھنے والا نہیں رہتا۔ مشرق سے یہاں آکر بس جانے والوں کا بھی
شائد چند نسلوں کے بعد یہی حشر ہو جائے۔"

سن لیا آپ نے! ترقی یافتہ ملکوں کے ماں باپ اور اولاد کے تعلقات کا
اور ان کی بے دینی صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اولاد پر ان کے حقوق
یہ کے حقوق خاندان اور رشتہ داروں کے حقوق اولاد پر والدین کے حقوق والدین پر
کے حقوق سے باخبر کرتا ہے اور جو اللہ پاک کے ہی قائل نہیں۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

تری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود ؛ میری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا
دیں ہو تو مقاصد میں بھی پیدا ہو بلندی ؛ فطرت ہے جوانوں کی زمیں گیر زمیں تاز

مذہب اسلام ہی والدین کے حقوق اولاد پر اور اولاد کے حقوق والدین پر کیا ہیں واقف
ـلہے۔ فیضان سماوی سے آشنا کرتا ہے۔ احساس مروت پیدا کرتا ہے۔ مادہ پرست مشرکوں
ـا کی ترقی دل کی موت بن کر بطور عذاب نازل ہوتی ظاہر ہوتی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کس قدر صحیح
یہ کیا ہے۔

بیکاری و عریانی و مے خواری و افلاس ؛ کیا کم ہے فرنگی مدنیت کے فتوحات!
ہے دل کیلئے موت مشینوں کی حکومت ؛ احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

آپ نے مشرک و کافر والدین اور مشرک اور کافر اولاد کا حال سن لیا کہ احساس مروت
ساس زائل ہے۔ نتیجہ یہ کہ فیضان سماوی سے یکسر محروم جیسا کہ حضرت اقبالؒ فرماتے ہیں۔

وہ قوم کہ فیضان سماوی سے ہو محروم ؛ حد اسکے کمالات کی ہے برق و بخارات

اسلام ایک واحد مذہب ہے جو فیضان سماوی سے بہرہ ور کرتا ہے۔ ایک رشتہ
ـا کا ہوتا ہے اور ایک رشتہ فرزند کا ایک رشتہ باپ اور فرزند کا اللہ پاک سے ہوتا ہے۔
ـطرح باپ اللہ کے حکم کا پابند ہوتا ہے۔ کس طرح بیٹا باپ اور اللہ کے حکم پر جان
ـان کرنے کو باعث فخر سمجھتا ہے۔ یہ وہ رموز اور راز ہیں جو ایک صاحب بصیرت صاحب
اور صاحب ایمان کے سامنے کھل کر آتے ہیں کہ ایک صاحب ایمان فرزند کس قدر باپ کا
ـبردار بیٹا اور اللہ پاک کا ایک فرمانبردار بندہ ہوتا ہے کہ باپ اور اللہ پاک کے حکم پر جان کی
ـنی سے بھی گریز نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی یہ وہ مثال ہے کہ دن کو
ـب اور رات کو ماہتاب بن کر دنیا کو روشن کرتی اور ہر صاحب ایمان کی رہنمائی کرتی اور اسکو
ہستیوں کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین اور ہدایت کرتی اور اسلام کے فیضان نظر کو ظاہر
ـہے۔ علامہ اقبالؒ کس قدر حسین پیرایہ میں اس فیضان سماوی و فیضان نظر کو سمجھا رہے ہیں

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی　سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی
اسلام فیضانِ سمادی اور فیضانِ نظر سے صاحبِ ایمان کو بہرہ ور کرتا ہے اسلام والدین اور ا
اور اللہ پاک کے فرمانبرداری کے حدود مقرر کرتا ہے ۔ والدین کے اولاد پر کیا حقوق ہیں
تو ہم اس کتاب میں بیان کرینگے ہی لیکن بڑھاپے میں اولاد کا والدین کی خدمت سے غفا
برتنے کے تعلق سے کیا حکم عالی ہے ایک حکم سن لیجئے جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ ہیں کہ :

" فرمایا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رسوا ہو، رسوا ہو جس نے اپنے
والدین کو دونوں کو یا کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر ان کی
خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا " (مسلم)

مزید تفصیلات " والدین کے حقوق " کی ہماری کتاب میں ملاحظہ فرمائیے ۔ اب ہم
والدین کی جانب متوجہ ہوتے ہیں :

بابِ سوم

حیوان، مشرک، کافر، مسلمان اور مومن کے اولاد پیدا کرنیکا اسلامی نقطہ نظر

جیسا کہ ہم قبل ازیں بھی بیان کر چکے ہیں کہ حیوانات بھی بچے پیدا کرتے ہیں ۔ اللہ
نے حیوانات کو طبعی جذبہ شہوت اور قوت باہ عطا فرمائی ہے جس سے نر اور مادہ آپس میں ملا
اور اولاد یعنی بچے پیدا کرتے ہیں اس سے خدا کا مقصد ان کی نسل کو انسانوں کے استفادہ کے
باقی رکھنا ہے جیسا کہ اللہ پاک فرماتے ہیں ۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (آیت ۱۹ ۔ البقرہ پارہ ۔
ترجمہ : وہ ذات ایسی ہے جس نے پیدا کیا کہ تمہارے (انسان) کے فائدے کے لئے جو
زمین میں موجود ہے سب کا سب اللہ پاک نے فرما دیا کہ سب کا سب انسانوں کے لئے
کیا اور انسانوں کے بارے میں اللہ پاک فرماتا ہے ۔ " انہیں پیدا کیا ہم نے جن اور انس
کو مگر اسلئے کہ ہماری عبادت کریں ۔ مگر انسانوں کو اجنا پر اللہ پاک نے زمین پر اپنا

بنا کر فوقیت اور افضلیت دی جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد باری ہو رہا ہے۔

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

(سورہ البقرہ۔ پارہ ۔۱۔ آیت ۳۰)

ترجمہ: ارشاد فرمایا آپ کے رب نے فرشتوں سے کہ ضرور میں بناؤں گا زمین میں (اپنا) ایک نائب۔

بہرحال انسان کو اللہ پاک نے اپنا نائب بنایا جیسا کہ ہم گذشتہ باب میں کہہ آئے ہیں الدھر میں اللہ پاک نے فرما دیا ہے کہ ہم نے انسان کو سنتا سمجھتا دیکھتا یعنی صاحب عقل بنا دیا ستہ دکھایا جنہوں نے باوجود راستے بتلانے کے راہ غلط راہ اختیار کی۔ وہ کافر ہو گیا اور ان ے اللہ پاک نے فرما دیا کہ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور آتش سوزاں تیار ہیں اور جو صحیح راہ پر راستہ بتلانے پر گامزن ہیں۔ اللہ نے ان کو شکر گذار اور مومن فرما کر کی نعمتوں کی بشارتیں دی ہیں۔ اس طرح مسلمان اور مومن پر اللہ کے نائب ہونے مائد ہوا۔ لہٰذا مسلمان اور مومن کی بڑی شان ہوئی جس کے بارے میں علامہ اقبال ہیں کہ حق بن کر دنیا پر چھا جانے کے لئے مومن پیدا کیا گیا کس قدر صحیح تعریف حضرت نے مومن اور مسلمان کی پیدائش کے تعلق سے کی ہے اور مقصد پیدائش کو اجاگر کیا ہے:

مسلم کی پیدائش کا مقصد

حق نے عالم اس صداقت کیلئے پیدا کیا ؏ اور مجھے اسکی حفاظت کے لئے پیدا کیا
دہر میں غارت گر باطل پرستی میں ہوا ؏ حق تو یہ ہے حافظ ناموس ہستی میں ہوا
نبض موجودات میں پیدا حرارت اس سے ہے ؏ اور مسلم کے تخیل میں حرارت اس سے ہے

مندرجہ بالا حضرت اقبال کے اشعار کی روشنی میں جو کہ آیات قرآنی و منشاء اللہ پاک ہے اب دیکھیں گے کہ آیا مسلمان اولاد کس انداز سے پیدا کر رہا ہے اس کا مقصد اپنی ذات سے صداقت کرنا اور اولاد کو صداقت کی حفاظت اور باطل کو مٹانے کے لئے پیدا کر رہا ہے۔ کیا نبض ت میں حرارت پیدا کرنا مسلمان کے اولاد پیدا کرنے کا مقصد ہے یا خواہشات اور نفس و شہوت کی تکمیل بطور عیاشی کرنا اس کا مطلوب ہے اور اولاد کے حقوق ان معنوں میں ہا ہے؟ جسکی ذمہ داری جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اس پر اللہ و رسول نے عائد کی ہے

مسلمانوں نے کب سے اپنا یہ انداز چھوڑ رکھا کہ زندگی اپنی اور اپنی اولاد کی نام خدا روش
کی حفاظت کے لئے باقی نہیں رہی۔ بقول علامہ اقبال۔
ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں ترا نام رہے ؎ کہیں ممکن ہے کہ ساقی نہ رہے

مسلمان مرد اور عورت پر اولاد پیدا کرنے کے قواعد اور حدود شرع

شہوت اور قوت باہ تو حیوانات مشرکین اور کفار سب کو عطا کی گئی ہے تاکہ
عورت کی مجامعت سے اولاد پیدا ہو۔ لیکن مسلمان شہوت اور قوتِ باہ کا حیوانات
کفار کی طرح غلط اور بے ہنگام استعمال نہیں کرتا۔ مطلب یہ ہے کہ نہیں کر
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں کھلے اور صریح احکام اور قانون

(۱) مرد اور عورت کا باہمی نکاح مناسب مہر کے تعین کے ساتھ ہو کہ جائز ا

(۲) جن رشتوں سے نکاح ناجائز اور کن رشتوں سے جائز ہے اسکی تفصیل
نے بتلادی ہے۔

(۳) بیوی اگر حالتِ حیض میں ہے تو شوہر بیوی ہم بستری نہ کریں اس حالت
نصان دہ ہوگی اور جو اولاد پیدا ہوگی وہ حیضی بچہ "ولد الحیض" حرامی "
اس کے ذمہ دار والدین ہونگے اور سخت گناہ گار۔

(۴) کافر اور مشرک عورت سے مسلمان نکاح نہیں کرسکتا جب تک کہ
نہ کرے۔ اسلام قبول کئے بغیر مشرک اور کافر عورت کی ہم بستری زنا ہیں
اس سے جو اولاد ہوگی وہ "حرامی" اور "ولد الزنا" کہلائے گی جس طر
سے مجامعت کرنے سے اولاد پیدا ہو تو حرامی اور "ولد الزنا" کہلاتی ہے
جنم دینے کا گناہ ماں باپ پر ہوگا اور وہ زنا کی سزا کے اسی طرح مستحق
طرح بغیر نکاح کے مجامعت کرنے کی عورت بھی ہوتے ہیں۔

(۵) اہلِ کتاب عورت سے مسلمان نکاح کرسکتا ہے بشرطیکہ اولاد کو ا
قائم رکھ سکے ۔ مگر

(۶) مسلمان عورت اہل کتاب مرد سے نکاح نہیں کرسکتی۔

(۷) باندی سے نکاح کی ضرورت نہیں جبکہ وہ باندی مال غنیمت کے طور پر جہاد میں ملی ہو اور بہ قحط والدین نے فروخت کی ہو۔ خواہ مخواہ باندی بنا کر یا خواص کا نام دے کر ہم بستری زنا ہوگی۔
(۸) چار سے زیادہ بیویاں بہ وقت واحد نکاح میں نہ رہیں چار بھی انصاف کے ساتھ۔
اللہ پاک نے مرد اور عورت کو شہوت کا جذبہ عطا کیا ہے۔ شہوت کے معنی ہیں خواہش ع۔ جنسی خواہشات۔ اللہ پاک نے مرد اور عورت میں غضب کی کشش اور جنسی ملاپ ، غضب کی لذت رکھی ہے۔ مگر مسلمان مرد اور مسلمان عورت تو وہ ہیں جو اپنے تمام خواہشات اللہ کے احکام کے حدود میں رکھتے ہیں ان کا مقصد مجامعت سے صرف اولاد صالح کا جنم یا ہے وہ شہوت سے واجبی حدود میں لطف اندوز ہوتے ہیں۔ خواہشات میں خلاف احکام نہیں جاتے یا ناجائز اولاد کو جنم دے کر گنہگار دائمی نہیں بنتے ہیں ان کے پیش نظر ایسی اولاد جنم دینا مقصود ہوتا ہے جو اسلام کے لئے مفید اور دین اسلام کا جھنڈا بلند کرے اور اللہ اور ل کی خوشنودی کا باعث بنے۔ اسلئے وہ باوضو ہوتے ہیں۔ بوقت ہم بستری

خلوت پر یعنی بیوی کے پاس جاتے ہوئے اللہ پاک سے یوں دعا فرماتے ہیں:
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا۔
"اللہ کے نام سے الٰہی! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو تو نے ہمارے نصیب میں لکھا ہے (یعنی اولاد) اس سے شیطان کو دفع رکھ۔"

بچے کی ولادت پر
آیت الکرسی اور ذیل کی دو آیات تلاوت کی جائیں اور معوذتین (سورہ فلق اور الناس) سے ان کو دم کیا جائے۔
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (الاعراف ۵۴-۵۵)

"درحقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر اپنے تختِ سلطنت پر متمکن ہوا، جو رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے، جس نے سورج اور چاند تارے پیدا کیے۔ سب اس کے فرمان کے تابع ہیں۔ خبردار ہو اسی کی خلق ہے اور اسی کا امر ہے بڑا بابرکت ہے اللہ، سارے جہانوں کا مالک و پروردگار، اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے، یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

صدیوں سے مسلمان اولاد پیدا کرنے کے مقصد اور فرائض سے غافل اور یہی مسلمانوں کے زوال کے اسباب

مسلمان جنسی شہوت کا صدیوں سے شکار

اوپر بیان کیا گیا کہ مسلمان کا انداز قوت باہ اور شہوت سے استفادہ کا کیا ہونا چاہیئے اسکو اولاد پیدا کرنے کے لئے کس انداز سے استعمال کرنا چاہیئے۔ قوت باہ اور شہوت کی قدرت کی عطا کردہ بے پناہ لذت کو جنسی بھوک حرص و ہوس بنا کر حیوانی انداز سے مشرک اور کافر استعمال کریں اور جنسی خواہشات کو سب کچھ سمجھ کر گم ہو جائیں تو بڑی حد تک یہ بات قابلِ اعتراض نہیں چونکہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا ایمان دار یعنی مسلمان کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے (مسلم)

اس کا صاف مطلب ہے کہ مسلمان پر ہمیشہ دنیا میں خوف الٰہی طاری رہتا ہے جسکی وجہ سے وہ بے راہ روی اختیار نہیں کر سکتا اور احکام الٰہی کے قید و بند میں رہتا ہے۔ چونکہ اس کے پیش نظر آخرت کی جنت رہتی ہے۔ برخلاف اسکے کافر بے ہنگام خلاف احکام اللہ پاک عیش و عشرت میں مبتلا رہ کر دنیا کو جنت سمجھ لیتا ہے۔ چونکہ آخرت میں جنت سے اسے واسطہ ہے نہ تعلق۔

کس قدر یہ امر افسوسناک ہے کہ مسلمانوں نے احکام الٰہی کو نظر انداز اور فراموش کر کے صدیوں سے جذبہ شہوت کو عیش پرستی کا ذریعہ بنا دیا۔ اور اپنی اولاد اور نسل کو برباد کر کے زوال تباہی اور بربادی کے عمیق غار میں جا پڑے۔ علامہ اقبالؒ مسلمانوں کے زوال کی مدت آج سے پچاس سال قبل تین سو سال بتلاتے ہوئے اللہ پاک سے دعا فرماتے ہیں کہ

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند ؎ اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی!

ہمارے ناقص خیال میں علامہ کی یہ زوال کی تین سو سال کی بتلائی، مدت تین سو سال سے بھی
زیادہ ہے۔ دوسرا اللہ پاک سے فیض عطا ہونے دعا کرنے سے کوئی فائدہ نہیں جیسا کہ قرآن
تیرھویں پارہ تیرھویں سورت الرعد دآیت ۔ ۱۱ میں ارشاد باری ہو رہا ہے)
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ
ترجمہ: درحقیقت اللہ پاک کسی قوم کو اچھی حالت میں نہیں لاتا جب تک
وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں یعنی جب تک وہ اپنی نظرت وخو میں تبدیلی لانے
ارادہ نہیں کرتے ۔ پھر سورہ النجم پارہ ۲۷ میں فرماتے ہیں۔
وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۙ
ترجمہ: اور یہ کہ آدمی نہ پائیگا مگر جو کچھ اس نے کوشش کی ۵ اور یہ کہ اس کی
کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔
ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۙ ۵ پھر اس کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا۔
جو ہو چکا ہو چکا اب بھی قوم کے لئے اچھی حالت میں آنے نظرت وخو میں تبدیلی لاکے
... کرکے بام رفعت پر پہنچنا ممکن ہے ۔ ہم اب مسلمانوں نے صدیوں سے کس طرح
اور نسل کو تباہ کیا۔ مختصراً بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے حیوانی انداز سے لذات شہوت
... بے ہنگام انداز سے اپنے آپ کو غرق کرکے اور عورت کو لذات کا ایک آلہ کار بناکر
اپنی نسل اور اولاد حسنہ پیدا کرنے سے محروم اور انسانی اور اسلامی کردار سے محروم ہو گئے۔

تاریخ کے آئینہ میں۔ شہوت اور عورت کا اسلامی انداز۔ اور شہوت اور عورت وحشی انداز

پہلی صدی کے آخری دہے کا واقعہ ہے کہ سراندیپ کا راجہ مسلمان ہو چکا تھا۔ بربنا
... نے بنی امیہ کے خلیفہ کو بہت سے قیمتی اشیاء وتحایف متعدد غلام اور کنیز روانہ کئے
... میں وہ مسلمان عورتیں بھی تھیں جو حج کے ارادے سے جارہی تھیں۔ سندھ کے بحری
... ان کو لوٹ لیا چند بمشکل بچ کر گورنر حجاج کے پاس فریاد کی۔ گورنر حجاج نے سندھ کے راجہ
... کہ مال اور مسلمان عورتوں کو جو تمہارے علاقہ کے ہیں بحری ڈاکوؤں سے حاصل کرکے واپس کیا
راجہ داہر سندھ کے راجہ کے انکار پر حجاج نے ۹۲ھ میں محمد بن قاسم کو سندھ پر حملہ
مسلمان عورتوں اور مال اسباب حاصل کرنے روانہ کیا۔ سترہ سالہ محمد بن قاسم نے

تدبیر اور بہادری کے مظاہرے دکھلائے، راجہ داہر مارا گیا، محمد بن قاسم اب فاتح تھا۔

عورت اور شہوات کے استعمال کا اسلامی طریقہ و انداز

راجہ داہر کی ایک رانی لادی مال غنیمت میں بحیثیت باندی محمد بن قاسم کے پاس پیش کی گئی۔ بلند حوصلہ بلند کردار محمد بن قاسم نے اسکے سامنے اسلام پیش کیا۔ رانی لادی محمد بن قاسم کے اسلامی کردار کی بلندیوں کو دیکھکر اسلام کی عظمت کی قائل ہو گئی تھی۔ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ بلند کردار و اعلیٰ ظرف محمد بن قاسم نے اس باندی کو آزاد کر دیا اور اس کی خوشی اور رضامندی سے اس سے نکاح کر کے بیوی کے مقام اعلیٰ پر اسے فائز کر دیا ـــــ یہ اسلامی کردار کی بلندیاں اور اسلامی انداز اور اسلامی شان تھی اور عورت اور شہوت کے حسن انداز سے استعمال کرنے کا بے نظیر انداز ـــــ اس صورت میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ صالح صاحب کردار، بہادر اور اسلامی شان کو اجاگر کرنے والی ہوتی ہے۔

شہوت اور عورت کے استعمال کا جہنمی انداز

راجہ داہر کی دو خوبصورت کنواری حسین بیٹیوں کو محمد بن قاسم نے گورنر حجاج کے پاس روانہ کیا۔ حجاج نے ان کو معہ مال غنیمت خلیفہ ولید کے پاس روانہ کیا جو حرم سرا میں داخل کی گئیں۔ خلیفہ کے سر پر ایک رات شہوت کا بھوت سوار ہوا۔ دونوں کو بلوایا۔ دونوں کے حسن سے متاثر ہوا بڑی بہن کو اس رات شہوت کی آگ بجھانے رہ جانے کہا اور اس سے دل بھر جانے کے بعد چھوٹی بہن کو بلوا لینے کا ارشاد ہوا۔ یہ حیوانی و شیطانی انداز تھا کہ دونوں بہنوں کا یہ بھوت جس کے سر پر شہوت کا بھوت سوار تھا نگلتے جا رہا تھا۔ مسلمان کی شان علامہ اقبال یہ بتاتے ہیں۔

تو رہ نورد شوق ہے؟ منزل نہ کر قبول! ؎ لیلیٰ بھی ہم نشین ہو تو محمل نہ کر قبول!

عورت بھی آخر عورت ہوتی ہے اسکے بارے میں علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

کھلتے جاتے ہیں اسی آگ سے اسرار حیات ؎ گرم اسی آگ سے ہے معرکۂ بود و نبود

اب ان لڑکیوں نے ایک ترکیب کی اور واویلا مچایا کہ اے خلیفہ ہم تیرے کام کے قابل نہیں رہے محمد بن قاسم نے ہماری عفت لوٹ کر باقی ہی کیا رکھا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریقہ ہے کہ خود استفادہ کرنے کے بعد بادشاہوں کے پاس روانہ کیا جاتا ہے۔ ولید نشۂ اقتدار و شہوت کے غلبہ کی وجہ سے

ے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ حکم روانہ کیا کہ محمدؒ بن قاسم کو گائے کے چمڑے میں سی کر صندوق میں بند
ہمارے سامنے پیش کیا جائے۔ جب وہ جلیل القدر فاتح سپہ سالار جس نے اپنے فتوحات کا ڈنکا
تھا اس حالت میں پیش کیا گیا تو وہ مردہ حالت میں پہنچا۔ ولید نے دونوں لڑکیوں کو بلوا کر
۔ دیکھو ہمارا حکم کس طرح چلتا ہے اور ہم خطا کاروں کو کس انداز کی سزا دیتے ہیں۔
لڑکیاں اولاً تو خوش ہو گئیں اور کہا ہاں یہی وہ شخص ہے جس نے ہمارے باپ کو مارا اور ہمارے
ر فتح کیا۔ کامیابی کے ڈنکے بجادے اور آخر ہم نے انتقام لے لیا۔ پھر ان لڑکیوں نے ولید
"اے خلیفہ تجھ پر انصاف اور واقعات کی تحقیقات فرض تھی۔ ہم دشمنوں کی بات سنکر
یک بہترین سپہ سالار اور صاحب کردار کی جان لے لی جو خود تیرے لئے مفید تھا۔ اے خلیفہ
ے کہ محمدؒ بن قاسم ایک صاحب کردار انسان تھا اس نے ہم پر تو کیا کسی ہماری عورت پر
نظر غلط بھی نہیں ڈالی۔ وہ ہمارے لئے مثل ایک بھائی کے رہا ہے۔ ولید خلیفہ کہتے
سنکر بے ہوش ہو گیا ایک گھنٹے بعد ہوش آیا تو حکم دیا کہ ان دونوں لڑکیوں کو گھوڑوں
سے باندھ کر شہر میں تشہیر کر کے دریا دجلہ میں پھینک دیا جائے۔ بعض مورخین لکھتے
رہ دیوار میں چنوا دیا۔ یہ اقتدار شہوت اور عورت کے استعمال کا جہنمی انداز تھا جو مسلمان
ں نے اختیار کر کے جہنم خریدی اور مسلمان قوم کو مائل بہ زوال اور رسوا کیا۔ دوسری جانب اہل ہند
بن قاسم کے واقعہ کی اطلاع ہوئی تو اسکی محبت اور بلند کردار کی بنا پر کیراج میں اسکا بت بنا کر
ے لگے۔

نوجوان محمد بن قاسم کے سے اوصاف رکھنے والے نوجوانوں کے بارے میں حضرت اقبال فرماتے ہیں۔

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں ؎ نظر آتی ہے اسکو اپنی منزل آسمانوں میں

ولید جیسے شہوت کے غلام صرف ایسی اولاد پیدا کر سکتے ہیں جو حیوانی اوصاف کی حامل ہوتی
ر قوم کی تباہی کی حامل اور دوسری اقوام سر پر سوار ہو کر ان کو محکوم بنالیتی ہیں اسلئے اس راز
رت اقبال واقف ز لتے ہیں۔

عقل بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں ؎ راہبر ہو ظن و تخمین تو زبوں کار حیات

ندا آئی کہ آشوب قیامت سے یہ کیا کم ہے ؎ گرفتہ چینیاں احرام و مکی خفتہ در بطحا

ہم آگے اور تاریخ کے اوراق پیش کر کے وضاحت کرینگے کہ ماں باپ کسطرح غلط انداز کی اولاد
ر ان کے حقوق سے غافل رہ کر مسلمانوں کی تباہی کا موجب بنے اور اولاد کے حقوق ادا کرنے سے محروم رہے۔

مسلمان والدین کے مادی ایمانی اعتقادی روحانی اعتبار سے فرائض

مسلمان والدین کا فرض ہے کہ وہ مادی اعتقادی اور روحانی مقامات کو ملحوظ
اولاد جنم دینے کے لئے اپنا فرض عین سمجھیں۔

(۱) مادی اعتبار سے صحت مند رہ کر صحیح النسب صحت مند اولاد کا پیدا کرنا والدین
فرض عین ہے۔

(۲) روحانی اعتقادی اعتبار سے مسلمان والدین کا فرض ہے کہ وہ خود روحانی حیثیت۔
صحت مند رہیں یعنی صحیح اعتقاد اور بہ ایمان رہ کر میاں بیوی بغرض حصول اولاد ہم بستر ہو
روحانی و اعتقادی اور ایمانی حیثیت سے صحت مند اولاد جنم دے سکیں جس طرح مادی یعنی
امراض نسلاً در نسلاً اولاد میں منتقل ہوتے ہیں اسی طرح روحانی اعتقادی اور ایمانی امراض بھی اول
سرایت کرجاتے ہیں۔ بعد جنم دینے کے ذریعہ تعلیم و تربیت بھی اولاد کو پروان چڑھانا والد
کا فرض ہے۔ پھر والدین کا فرض اولین اولاد کو شرک سے بچانا ہے۔ اولاً ہم والدین
فرض صحیح النسب اولاد کے جنم دینے سے تعلق سے بحث کریںگے کہ صحیح النسب اولاد کو جنم دیں
اور اپنے نطفہ کی حفاظت کرنا کس قدر ضروری ہے۔ مسلمانوں نے کس طرح اپنا نطفہ
عورتوں کے حوالے کردیا اور اس کا انجام کیا ہوا۔ علامہ فرماتے ہیں۔

شرارے وادیٔ ایمن کے تو بوتا تو ہے لیکن ؛ نہیں ممکن کہ پھوٹے اس زمین سے تخم سینائی
دل آگاہ جب خوابیدہ ہو جاتے ہیں سینوں میں ؛ نوا گر کے لئے زہرآب ہوتی ہے شکرخائی

صدیوں سے شاہوں امرا نے غیر مجہول اولاد پیدا کرکے قوم کو مائل بہ زوال کردیا

اب ہم ہندوستان کی تاریخ کا ۹۶۳ھ م ۱۵۵۶ء کے دور سے مسلمانوں کے
جنم دینے کا احاطہ کرتے ہیں۔ شہنشاہ اکبر جس کا دور ۱۵۵۶ء سے آغاز ہوتا ہے یہ ایک
طائرانہ نظر ڈالتے ہیں کہ کس طرح یہ کافر نئے مذہب کے بانی نے مسلمان قوم کی بنیادوں کو ہلا
اس کافر اکبر اعظم نے راجہ بہاری مل والی جے پور کی بیٹی سے شادی کی۔ راجہ بہاری مل
دوسرے راجپوت راجاؤں نے سخت ملامت اور ندامت کی لیکن بعد میں راجہ جے پور کی تقل
میں اکثر راجپوت راجاؤں نے اپنی بیٹی اکبر کو دیدیں۔ راجپوت رانی جودھابائی سے جہانگ

ربیع الاول ۹۷۷ھ کو پیدا ہوا۔ جہانگیر پندرہ سال کا تھا اسکی شادی راجہ بھگوان
کی لڑکی سے رچائی گئی۔ جہانگیر کی دوسری شادی سنہ ۹۹۴ھ م ۱۵۸۶ء میں راجہ اودے
سنگھ کی بیٹی سے کی گئی جہانگیر کا سب سے بڑا لڑکا خسرو راجہ بھگوان داس کی راجپوت لڑکی سے
ہوا۔ تیسرا لڑکا (خرم) شاہجہاں راجہ اودے سنگھ راجپوت لڑکی سے ۱۵۱۲ء میں
ہوا جو جہانگیر کے بعد دلی کے تخت پر بیٹھا۔ ڈاکٹر بنارسی پرشاد سکسینہ نے تاریخ شاہجہاں
ہے جس پر حرف آغاز لکھتے ہوئے ولزے ہیگ نے لکھا ہے "شاہجہاں باعتبار خون
سے زیادہ ہندو تھا" چونکہ دادی جودھابائی اور ماں راجپوت شہزادی مان لیتی یا جگت
میں تھی۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

مذہب سے ہم آہنگی افراد ہے باقی ؛ دیں زخمہ ہے جمعیت ملت ہے اگر ساز
بنیاد لرز جائے جو دیوار چمن کی ؛ ظاہر ہے کہ انجام گلستاں کا ہے آغاز

از روئے شریعت محمدیؐ جہانگیر اور شاہجہاں ولد الحرام و ولد الزنا تھے۔ شاہجہاں نے
محل سے نکاح کیا تھا جس سے اورنگ زیب پیدا ہوا جو صحیح النسب تھا لیکن ایک
اور مجہول النسل باپ کا بیٹا اور پوترا تھا۔ حدیث شریف کی رو سے بیٹا ماں باپ کا
ظ ارہ ماف) نچوڑ ہوتا ہے۔ اکل حلال سے محرومی شراب اور اقتدار کا نشہ غیر صحیح النسبی
ہے بلکہ حرامی اولاد ماں باپ پیدا کریں تو تاریخ دیکھئے۔ جہانگیر کی اپنے باپ اکبر کے
نے شاہجہاں کی اپنے باپ جہانگیر کے خلاف بغاوتیں اور اورنگ زیب کا اپنے باپ
شاہجہاں کو قید کرنا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ملک میں جو انتشار پیدا ہوا جس قدر جانی
نقصانات ذہنی انتشار کا سامنا کرنا پڑا اس کیلئے تواریخ کا مطالعہ دل ہلا دیتا
۔ یہ حرامی النسل اولاد پیدا کرنے کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اورنگ زیب
بیٹے محمد معظم نے راجہ روپ سنگھ کی بیٹی سے شادی کی۔ (دیکھو دربار آصف صفحہ ۴۵۰)
ـــ زیب کے چھوٹے بیٹے کام بخش کا بیٹا محمد محی الدین نے اورنگ زیب کی زندگی میں زانی
ربوری سے شادی کی۔ (دربار آصف صفحہ ۴۷۵)

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں نے حرامی و مجہول النسل کو اپنا بادشاہ
بنالیا علماء تماشا دیکھتے رہے۔ صرف حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی الف ثانی
اللہ والا مجاہد تھا جیسا کہ علامہ اقبال کہتے ہیں۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے ؛ جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمئی احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہباں ؛ اللہ نے بروقت کیا جسکو خبردار

مزید تفصیل کو باعثِ طوالت سمجھتے ہوئے عرض ہے کہ ہندوستان کا آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر لال بائی کے بطن سے ۱۱۸۹ھ مطابق ۱۷۷۵ء کو پیدا ہوا۔ شاہانِ وقت کی پیروی میں امرا نے بھی راجپوتوں اور ہندوؤں سے شادیاں بہ الفاظ دیگر یہہ کہنا چاہیئے کرکے حرامی مجہول النسل اور ناجائز اولادیں پیدا کیں۔ غور طلب امر یہہ ہے کہ جو سلسلہ سے ۱۷۷۵ء تک ناجائز اولاد کو جنم دینے کا مسلمانوں کی اکثریت نے روا رکھا اس سے ان گنت حرامی اولاد کا بدنصیب والدین نے اس طویل عرصہ میں اضافہ کیا ——
اولاد حرامی اور مجہول النسل پیدا کریں تو ایسی اولاد یقیناً ہر اچھائی اور خوبی سے محروم قوم کی تباہی کا سبب بن جاتی ہے حرامی اولاد پیدا کرنے والے والدین نے بروقت حرام مذہب اور قرآن کے احکام کو بھی نہ صرف بالائے طاق رکھ دیا بلکہ قرآن جو نفس کی غلامی طریقہ اختیار کرنے سے منع کرتا ہے اسکو اپنے ذہن میں ناقص سمجھ لیا۔ علامہ اقبال اسلئے فرمایا

ہند میں حکمتِ دیں کوئی کہاں سے سیکھے ؛ نہ کہیں لذتِ کردار نہ افکارِ عمیق
حلقۂ شوق میں وہ جرأتِ اندیشہ کہاں ؛ آہ! محکومی و تقلید و زوالِ تحقیق
ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب ؛ کہ سکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق!

نتیجہ یہہ نکلا کہ انگریزوں کی غلامی مسلمانوں کا مقدر بن گئی جبکہ مسلمانوں نے قرآن سے منہ موڑ کر ناقص اولاد پیدا کی اور اولاد کے حقوق سمجھے ہی نہیں۔ پھر مغل محلات میں خواجہ سرا کو رکھکر مغلوں نے علیٰحدہ قہر خداوندی کو دعوت دی۔

مغلیہ سلطنت کے خاتمہ کے بعد کا دور ۴۷ء تک اور والدین کا کردار

حکومت مغلیہ کے زوال کے بعد ہندوستان انگریزوں کے پنجہ آہنی میں طور پر آچکا تھا۔ انگریزوں کا اقتدار اعلیٰ تھا۔ انگریزوں نے (پانچسو) (۵۰۰) ریاستوں کو نیم خودمختاری دے رکھی تھی ان ریاستوں میں سب سے بڑی اسلامی ریاست نظام کی ریاست تھی جسکو دورِ مغلیہ کے کمزور ہوتے دیکھکر ۱۷۱۲ء میں بڑی دانشمندی سے کام لیکر نظام الملک آصف جاہ اول نے یہہ سلطنت قائم کی جس کا خاتمہ ۱۹۴۷ء میں پولیس ایکشن کے ذریعہ

سنہ ۱۷۱۲ء تا سنہ ۱۹۴۷ء کا تقریباً ڈھائی سو سالہ دور بھی افسوس ہے کہ مسلمان والدین نے علیش وعشرت کا شکار ہو کر ناقص اولاد پیدا کرنے میں گزار دیا۔

والدین کی شہوت اور ناجائز اولاد

والدین کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ والدین شہوت کا شکار ہو کر اپنے نطفہ کی حفاظت نہ کریں یا تو اسکو ضائع کر دیں یا غیر صحیح اولاد پیدا کریں۔ شاہوں کا یہ حال تھا کہ ان گنت عورتیں ان کے حرم سراؤں میں داخل تھیں چند سے تو وہ ذریعہ زنا ناجائز اولاد پیدا کرتے ان میں ایسی عورتیں بھی تھیں جو شاہوں کے ذہن میں بھی نہ رہی تھیں۔ یا ان کے پاس جانا بہ حیثیت انسان ان کے طاقت کے باہر تھا۔ افسوس صد افسوس کہ ایسے عورتیں جو خواص کہلاتی تھیں چوکیداروں سے مستفید ہوتیں اور بچے جنم دیتیں وہ شاہی خاندان کے بچے متصور کئے جاتے۔

شاہوں کے علاوہ امراء بھی شاہوں کے قدم بہ قدم تھے اسی طرح بدکاریوں کے ذریعہ اولاد جنم دی جاتی تھی خواصوں کی ایک نوج تھی منصبدار تک خواص رکھتے تھے۔ مفت خوری، حرام کاری اور ناجائز اولاد کو جنم دینا انہوں نے اپنا شیوہ بنا لیا تھا۔ اوسط طبقہ میں بھی جہاں خوشحالی تھی خواص رکھکر علاوہ بیوی کے حرام کی اولاد جنم دی جارہی تھی ـــــ ایسے بھی گھرانے تھے کہ صاجزادے پندرہ سولہ سال کے ہوئے۔ صاجزادے کے حجرے میں باندی یا کنیز دبانے ماں باپ روانہ کرتے۔ ابتدائی نطفہ تو حرام کی اولاد پیدا کرنے کے نذر ہو جاتا۔ اس کے بعد شادی کی جاتی تو حلال کی اولاد اور حرام کی اولاد کا فرق پیدا ہو جاتا۔ حرام کی اولاد ترکہ و ورثہ سے محروم رہتی۔ ـــــ جوانی دیوانی کے مصداق بن کر امیروں کی دولت طوائفین کے کوٹھوں کی نذر ہوجاتی اور ان کا جوانی کا نطفہ طوائفین کے نذر ہوجاتا۔ امراء سے گرا ہوا طبقہ طوائف کی جو تاب نہ آسکتا تھا حسب حیثیت رنڈیوں سے مستفید ہوکر اپنا نطفہ بیش بہا ضائع کرتا ـــــ اکثر ہندو عورتیں بھی مسلمانوں کے زیر استعمال آتیں یعنی ـــــ یونہی کوئی مل گیا تھا سر راہ چلتے چلتے۔ قہر خدا کا کہ مسلمانوں نے اپنا نطفہ غیر قوم کی عورتوں کے حوالے کر دیا ـــــ ان عورتوں نے جو اولاد جنم دی اسکو ماؤں نے اپنے مذہب پر چلایا۔ ایسے مسلمانوں میں سیّدوں کی بھی کافی تعداد ہے جنہوں نے ہندو عورتوں سے ناجائز تعلق رکھے اور ان کی اولاد ہندو ہوکر آج مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہے۔ آج کل یہہ بدمستیاں تیل کی دولت

کی وجہ سے عربوں کے حصہ میں آئی ہیں ۔ عرب تو بیرس کی چکروں میں ہیں ۔

اغلام بازی

مسلمانوں نے مندرجہ باتوں پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ شرم ہیجڑوں سے اغلام بازی کرکے اپنا نطفہ جو در اصل اولا ہے زائل اور ضائع کر دیا۔

مختصر یہ کہ مسلمانوں کا قیمتی بیش بہا نطفہ برباد اور ضائع ہوتا رہا اور اس قسم کے والدین بے حیا، بے شرم، بے غیرت شجاعت سے محروم عیش پرست اولاد کو جنم دے رہے پھر نام مسلمانوں کے بقول علامہ فاضل

ظاہر اچھا نہیں پاکیزہ نہیں ہے باطن ؎ نہ حمیت نہ صداقت ہے نہ مذہب ہے لیکن
کہنے کو ہم ہیں مسلمان رسولِ عربیؐ

ہر طرف سے ہوئی پھٹکار تو گھبرائے ہوئے ؎ دل بہت اب ہے پریشان رسولِ عربیؐ

علامہ اقبال مسلمانوں کی بے ہنگام زندگی اور اس پر احساس نقصان اور زیاں کا دل سے ہٹ جانے کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا ؎ کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا
ہر کوئی مست مئے ذوقِ تن آسانی ہے ؎ تم مسلماں ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے
حیدری فقر ہے نے دولتِ عثمانی ہے ؎ تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے
شجر فطرت مسلم تھا حیا سے نم ناک ؎ تھا شجاعت میں وہ اک ہستی فوق الادراک

بہرحال ناجائز اولاد مسلمانوں نے پیدا کرنی شروع کی تو نہ ان میں اور ان کی اولاد میں رہی نہ شرم ۔ صداقت جاتی رہی شجاعت کا پتہ نہ رہا۔ صحابہؓ اور اکابر کی زندگی سے بھی نہ رہا۔ غلامی کا طوق گلے میں حمائل ہو گیا۔ احساس اپنے لٹ جانے کا جاتا رہا۔

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اولاد کس انداز سے خوف خدا کے ساتھ نام اللہ اور دین کو روشن کرنے کے لئے پیدا کی جانی چاہیئے ۔۔۔ شہوت اور ہوس کی تکمیل کے نتیجہ میں والدین اولاد پیدا کرتے ہیں وہ قوم کی رسوائی اور ذلت کا سبب۔ غنی اور خودی سے یکسر محروم فقر و غنا اور کرم سے ناآشنا ہوتی ہے جیسا کہ علامہ سمجھاتے ہیں۔

خودی کی جلوتوں میں مصطفائی ؎ خودی کی خلوتوں میں کبریائی

جہاں صدیوں سے عورتوں کو مسلمانوں کی اکثریت نے شہوت کا آلہ کار بنا رکھا وہیں بعض بد

عورتیں بھی مردوں اور اولاد کی تباہی کا موجب بن گئیں۔ اس طرح ماں باپ کے روپ میں اولاد کے حقوق سے غافل رہ کر قوم کو ناقابلِ قیاس حد تک جذبہ شہوت اور بوالہوسی کے تحت نقصان پہنچایا گیا۔

باب چہارم

اولاد کے ساتھ انصاف

انصاف ایک صفت ہے جو اللہ پاک کو بیحد پسند اور اسی پر امن اور اچھائی کا دارومدار ہے۔ والدین کی اہم ذمہ داری اولاد کے ساتھ انصاف کے ساتھ پیش آنا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں۔

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ سورہ مائدہ پارہ (۶) آیت (۴۲)

ترجمہ: اگر ان میں فیصلہ کرو تو فیصلہ کرو انصاف کے ساتھ۔ بے شک انصاف کرنے والے کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (پارہ ۵ سورہ نساء آیت ۵۸)

ترجمہ: اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (پارہ چھ۔ سورہ المائدہ۔ آیت۔ ۸)

ترجمہ: انصاف کرو وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى (پارہ ۸ سورہ الانعام آیت ۱۵۳)

ترجمہ:۔ اور جب تم بات کیا کرو تو انصاف رکھا کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ آپ نے سن لئے۔ اب ارشادات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سنیئے۔

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز قیامت انصاف کرنے والے اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر رہیں گے۔ (۲) پھر ایک اور ارشادگرامی ہے۔ جس بندے کو اللہ نے رعیت کا حاکم بنایا پھر اس نے رعیت کی خیرخواہی سے حفاظت نہ کی وہ جنت کی خوشبو نہ پائیگا۔

(۳) ایک صحابی رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "یارسول اللہ آج میں نے ایک غلام اپنے ایک بیٹے کو دیا ہے ارشاد ہوا تم نے ہر بیٹے کو ایک غلام دیا ہے۔ عرض کیا "نہیں" حکم ہوا اس بیٹے سے غلام واپس لے لو۔

اولادیں ہوشیار ہوجائیں

جو والدین ایک اولاد کو زیادہ چاہتے ہیں نہ کھانے

میں نہ لباس میں انصاف کرتے ہیں ۔ دسترخوان پر سب اولاد بیٹھی ہے ۔ بڑی اولاد کو زیادہ سالن اور گوشت کی بوٹیاں اور چھوٹی اولاد کو برائے نام سالن اور ایک آدھ بوٹی ۔ کسی کا لباس شاندار کسی کا معمولی نوکروں کا سا ۔ ایک کو تقاضائے محبت میں دل بہلائی کے سامان دوسری اولاد محروم ۔ یہاں تک دیکھا گیا کہ ایک نابالغ اولاد کو سرکاری دواخانہ کی دوا پر یہ کہتے ہوئے رکھا گیا کہ زندگی ہے تو بچے گا اور دوسری بالغ اولاد بیمار ہو تو خانگی ڈاکٹر اور قیمتی ادویات نابالغ اولاد کی بیماری کو نظر انداز کر کے دوسری اولاد کے غیر شرعی رسم ورواج چلّہ چھٹی پر بے دریغ روپیہ کا ضائع کرنا ۔ ایسے والدین کے لئے روشنی کے ممبر ہونگے یا تاریکی کی تاریکی بروز قیامت معلوم ہوگا ۔

باغی اولاد یہ بھی دیکھا جارہا ہے کہ ذمہ داریوں کی تکمیل اور تعلیم سے آراستہ کرنے کے بعد جو بد نصیب اولاد کسی کی سیکھا رٹ اور نطرت کی گراوٹ کے تحت باغی ہو کر گھر سے نکل جارہی اور بالغ اور تعلیم یافتہ بن کر بغاوت پر کمربستہ ہورہی ہے ۔ ایسی اولاد کے ساتھ انصاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ان پر حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان کا اطلاق ہوگا اور ایسی اولاد اللہ اور رسول ؐ کے احکام کے تحت جہنم کا ایندھن ہے دیکھو والدین کے حقوق ۔ جب تعلیم وتربیت اثر نہ کرے تو علامہ اقبال فرماتے ہیں ۔

نہ ہو طبیعت ہی جن کی قابل وہ تربیت سے نہیں سنورتے ٭ ہوا نہ سرسبز رہ کے پانی میں عکس سرو کنار جو کا

مظلوم اولاد والدین کے ناانصافیوں کا کس طرح جواب دے

والدین دوسری اولاد کو محبت کر کے جس اولاد کے ساتھ ناانصافی کر رہے ہوں تو اس مظلوم اولاد کا یہ فرض ہے کہ وہ صبر کرے ۔ یا تو والدین کو معاف کردیں یا پانی سر سے اونچا ہو رہا ہو تو اللہ پر چھوڑ دے لیکن باوجود اسکے والدین کے حقوق کی ادائی اور خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے ۔ یہی ان کے لئے بہتر ہے ۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اسکو صبر دے گا اور صبر سے زیادہ بہتر اور بہت سی بھلائیوں کو سمیٹنے والی بخشش اور کوئی نہیں ۔ (بخاری ومسلم) اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ماں باپ نے جس اولاد کو بہت چاہا اور دوسرے اولاد کی حق تلفی کی ۔ وہی اولاد ماں باپ کی زندگی میں ماں باپ کے لئے دردسر بن گئی اور والدین کی خدمت سے محروم رہی اور اللہ نے والدین کو ان اولاد کا دست نگر کر کے اسی اولاد سے والدین کی خدمت کروائی جس اولاد کی والدین نے حق تلفی کی تھی ۔

والدین کا ایک اور فرض

قوم کو بنانے والے والدین ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ خود نمونہ نیک بن کر اولاد کو انصاف عدالت، صداقت و ... سے اس طرح آشنا کر دیں کہ حضرت اقبال کی یہ پیشنگوئی عملی جامہ پہن سکے کہ:

سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا — لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اللہ پاک کی ہدایات

اولاد کے ساتھ نا انصافی کرنے والے ناجائز مال سے خود کی اور اولاد کی پرورش کرنے والے اور ناجائز انداز ... کرنے والے یا اولاد کی غلط تربیت و تعلیم کرنے والے یعنی اولاد کے حقوق ادا نہ کرنے والے والدین ... میں قرآن حکیم میں اللہ پاک فرما رہے ہیں

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

(پ ۲۸۔ آیت ۱۵۔ سورہ تغابن)

ترجمہ: تمہارا مال اور تمہاری اولاد تو آزمائش ہے۔ اور خدا کے ہاں بڑا اجر ہے۔

ہم نے شاہوں امراء اور دوسرے مسلمان والدین کے اولاد جنم دینے کے صدیوں کے واقعات ... مندرجہ بالا قرآنی آیت کی روشنی میں تجزیہ کیجیے کہ اولاد اور مال ان کے لئے آزمائش ... فتنہ نہیں بن گئی؟ اب علماء صوفیوں اور مشائخین کی طرف آئیے: جب سے مسلمان ... یہ زوال ہوئی ان علماء صوفیوں اور مشائخین کا شیوہ دولت پرستی ہو گیا اور اولاد جنم دی تو ... کے لئے نہیں بلکہ باپ کے مرنے کے بعد باپ کے مریدوں سے نذرانوں سے وصول کی ہوئی ... کرنے کیلئے بقول علامہ اقبال خرقہ سالوس پہن کر داڑھیاں رکھکر مقدمہ بازیاں کر کے عدالتوں ... لگانے عدالت میں اللہ کی جھوٹی قسمیں کھانے کے لئے جنم دی۔ ہر عدالت کے محافظ خانہ ... ہمارے دعوی کا بین ثبوت ہیں۔ آیا ان مشائخین علماء اور صوفیوں کے لئے مال اور اولاد ... بن گئی جو اللہ نے بطور آزمائش عطا کی تھی ان حالات میں علامہ اقبال کو کہنا پڑا۔

اے پیر حرم رسم و رہ خانقہی چھوڑ — مقصود سمجھ میری نوائے سحری کا

مُلا کی نظر نور فراست سے خالی — بے سوز ہے میخانہ صوفی کی مئے ناب

قتل اولاد

آج ایک روشن خیال طبقہ مسلمان والدین میں پیدا ہوا ہے جو اولاد کو دینی نہیں دنیاوی اعتبار سے جنم دیتا ہے ان ... ہے "ہم دو ہمارے دو" ایک کے بعد ابھی نہیں دو کے بعد کبھی نہیں۔ دو کے بعد

بچے نہ ہونے کا آپریشن ۔ اس طبقہ میں تعلیمیافتہ بھی شامل ہیں ۔ ڈاڑھیاں سنت کی تکمیل میں رکھنے اور نمازوں کا دکھاوا کرنے والے بھی ۔ حتیٰ کہ واعظین اور علماء بھی ۔ اللہ پاک فرماتے ہیں ۔ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِّنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ (پارہ ٨ سورہ انعام آیت ١٥٢)

ترجمہ :- اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کیا کرو ۔ ہم تم کو اور ان کو رزق دینگے ۔ اللہ پاک والدین کے ساتھ اولاد کو احسان کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور والدین اولاد کو پیدا ہونے کے قبل ہی قتل کر رہے ہیں جبکہ اللہ پاک رزق دینے کا وعدہ فرما رہے ہیں مگر اللہ کے وعدے پر بھروسہ کس مسلمان کو ہے ؟ اللہ کے لئے جنم دینا کس کو ہے ؟ اولاد کو جنم دینا ہے ٹی وی کیلئے ، ویڈیو کے لئے بے حیا بنانے کے لئے ۔ باایمان بنانے کیلئے نہیں ۔ ان حالات میں علامہ اقبالؒ فرما رہے ہیں ۔

ہے کس کی یہ جرأت کہ مسلمان کو ٹوکے　؎　حریت افکار کی نعمت ہے خداداد
چاہے تو کرے کعبہ کو آتش کدۂ پارس　؎　چاہے تو کرے اس میں فرنگی صنم آباد!
قرآن کو بازیچۂ تاویل بنا کر　؎　چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد
ہے مملکت ہند میں اک طرفہ تماشا　؎　اسلام ہے محبوس مسلمان ہے آزاد!

جریان اور جریان آب ماں باپ کی اولاد

آپ نے اللہ پاک کے احکام اولاد کو قتل نہ کرنے کے تعلق سے سن لئے ۔ والدین ہونے والی اولاد ہی کو قتل نہیں کر رہے ہیں بلکہ پیدا ہونے کے بعد بھی اولاد کس کس انداز سے عدم تربیت وتعلیم اور بے حیائی کے ہتھیاروں سے جسمانی اور روحانی طور پر قتل کی جا رہی ہے وہ بھی سننے کے قابل ہے ۔ تربیت وتعلیم کے چار اقسام ہیں (١) جسمانی تربیت وتعلیم (٢) دینی تربیت وتعلیم (٣) قلبی تربیت وتعلیم (٤) روحانی تربیت وتعلیم ۔ اس کتاب میں اتنی گنجائش نہیں کہ ان چاروں تعلیم وتربیت کے اقسام پر بحث کی جائے ۔ اللہ پاک فرماتے ہیں :-

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ

(پارہ ٨ سورہ انعام آیت ١٥٢)

ترجمہ : اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ ہوں ۔

مسلمان گھروں میں یہہ حال ہے کہ دن رات کے کسی گھر میں تلاوت قرآن ہے نہ دینی تعلیمات یا دینی تذکرے بلکہ فلمی نحش نیم برہنہ گانے اور ٹی وی پر برہنہ بوس وکنار کرتے، چھاتیوں اور جوبن کے برہنہ حصوں کے نشیب و فراز کی عجیب انداز سے دکھاوٹ جسم کی بےحیا انداز سے سجاوٹ جسکو والدین اپنی اولاد کے ساتھ بیٹھ کے دیکھتے ہیں۔ جذبات شہوت براگنختہ و مشتعل ہوتے ہیں۔ والدین تو شہوت کا علاج فرمالیتے ہیں۔ نابالغ اولاد قبل جوانی شہوت میں مبتلا۔ غیرشادی شدہ جوان اولاد خیالی شہوت اور جوش میں مرض جریان و مرض جریان آب سیلان الرحم، لیکوریا میں مبتلا ہوجاتی ہے جوہر زندگی ضائع ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ جب ان کی شادی ہوگی تو یہہ جریان اور جریان آب اور سیلان الرحم کے مریض کس قدر طاقتور اور اچھے دماغ رکھنے والی اولاد کو جنم دے سکیں گے۔ ظاہر ہے ایسی ناقص دماغ اور جسم کی اولاد کیا قوم کے لئے بوجھ نہیں بن جائے گی۔ یہہ سب بے حیائی کے نتیجے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "حیا نصف ایمان ہے"۔ سوال یہہ ہے کہ جب مکمل ایمان ہی غائب ہوجائے تو نصف ایمان کی حفاظت کون کرے؟

اس لئے علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ مغرب کی پیروی کے بارے میں۔

میخانے یورپ کے دستور نرالے ہیں ؛ لاتے ہیں سرور اول دیتے ہیں شراب آخر

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار یار ہوگا ؛ سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرےگی ؛ جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

مسلمان والدین کی تربیت اور تعلیم کا انداز کیسا ہونا چاہیئے اور کیا ہوگیا ہے؟

ہم آئندہ کا آخری عنوان آلود باب لکھنے سے پہلے مسلمان والدین کی تعلیم و تربیت کے تعلق سے یہہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں وہ اولاد کی تعلیم و تربیت ایسی کریں کہ اولاد کے سیدھے ہاتھ میں دین رہے اور بائیں ہاتھ میں دنیا۔ سیدھے ہاتھ میں دین اس طاقتور انداز سے رہے کہ بروز حشر جنت کے دروازے بعد حساب خودبخود کھل جائیں اور بائیں ہاتھ میں دنیا اس قدر طاقت کے ساتھ رہے یعنی مسلمان والدین کی تربیت و تعلیم کا اولاد پر یہہ اثر ہو کہ ہر اچھائی ہر ٹکنالوجی و ایجادات میں وہ اقوام عالم کے ساتھ اس قدر تیز بھاگ کر آگے نکل جائے کہ اقوام عالم پکار اٹھیں کہ "مسلمان ہر اچھائی کا موجد اور ایجادات حسنہ کا خالق اور علوم سائینس کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ یقین کرلیں کہ

عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث ؛ مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے (اقبال)

جہاں تمام ہے میراث مردِ مومن کی ؏ میرے کلام پہ حجت ہے نکتہ لولاک

مگر یہاں تو مسلمان والدین نسلاً در نسلاً اولاد جنم دے رہے ہیں۔ جہلا میں اضافہ کے لئے گداگری کرنے بھیک مانگنے اور بھکاریوں میں اضافہ کرنے کے لئے سیکل رکشا اور آ چلانے کے لئے۔ ٹھیلہ ڈھکیلتے ہوئے بھکاریوں میں اضافہ کرنے کے لئے سیکل رکشا اور آٹو رکشا کے لئے۔ ٹھیلہ ڈھکیلتے ہوئے پکارنے کے لئے موز تین روپیہ درجن، پیاز چار روپے سیر۔ ٹما چار روپے کیلو ۔۔۔ ہوٹلوں میں بٹلری کرنے اور پیالیاں دھونے کے لئے اولاد جنم دے رہے مسلمان والدین ۔۔۔۔

بہر حال مسلمان والدین اور مسلمان اولاد کی اکثریت کا حال یہہ ہوگیا ہے کہ ۔ کھیل میں گزرا۔ جوانی نیند بھر سویا۔ بڑھاپا دیکھکر رویا۔ نبی جی! آسرا تیرا"۔ نبی (آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم) ان کامل نوالقص سے ناآشنا جاہل آرام طلب مسلمان اور ان کی اولاد کو کیا آسرا دینگے جبکہ نبی جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مبارک ذات امت محنتی اور باعلم بنانے راہ راست پر لانے محنت اور عمل سے آشنا کرنے عمر بھر اپنی جان پر تکالیف جھیلتی رہی اور اپنی امت حتی کہ اپنی دختر ؓ کو خبردار فرما دیا کہ:

(۱) تم سب اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ کیوں کہ میں تمہیں قیامت کے د کبھی نفع و نقصان نہ پہنچا سکوں گا۔ اور فرمایا

(۲) اے فاطمہ ؓ! تجھے مجھ سے صرف جسمانی تعلق ہے میں رشتہ کی بیل کو صرف د ہی سرسبز رکھ سکوں گا۔ (بخاری) اسلئے علامہ فرماتے ہیں ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی ؏ یہہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

بدترین قابلِ مذمت مائیں اور غیبت

پہلے زمانہ کی قدیم مثل تھی کہ ڈاڑھی والے بیٹھیں مگر چادر والیاں نہ بیٹھیں کہ غیبتوں کے انبار لگا دیتے ہیں اسکا مطلب یہہ تھا کہ مرد غیبت سے محفوظ رہتے تھے۔ آج دیکھنے میں آرہا ہے کہ کم و بیش تمام مرد غیبتوں کے مرض میں مبتلا حتی کہ مسجدوں تک غیبتیں ہو رہی ہیں۔ پہلے کی عورتیں آپس میں غیبتیں کرتی تھیں مگر ا کو اس برائی میں شریک نہیں کرتی تھیں۔ پھر ایک وقت آیا مرد نے اولاد کے سر شوہروں کی جنھیں پہلے کی عورتیں نیم خدا سمجھتی تھیں غیبتیں کرنی شروع کیں یعنی باپ کی غی

اولاد کے سامنے ۔ پھر ایک اولاد کی غیبت دوسری اولاد کے سامنے ۔ غیبتیں ہی روحِ سفلی کی بہترین غذا اور بہترین ٹانک بن کر رہ گئیں۔ پوری قوم غیبتوں کی عادی بن گئیں۔ اِس سلسلہ میں فرامینِ رسول ؐ پیش ہیں ۔

(۱) حضور نبی صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیبت قتل سے بری بات ہے ۔ (دیلمی)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ پوچھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا : اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا تمہارا اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرنا جس کو وہ برا سمجھے ۔ عرض کیا گیا "اگر میرے بھائی میں وہ بات ہو بھی جو میں کہتا ہوں" حضور زندہ قلب روشن ضمیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ بات اس میں ہے جو تم نے کہی تب تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات ہے ہی نہیں پھر تو تم نے اس پر بہتان لگایا (مسلم) ۔ آج کل عام مسلمانوں کا سوال ہی کیا ہے ۔ نام نہاد علماء غیبت میں مبتلا ہیں اور بہتان تراشی میں بھی ۔ یہ ہے ماؤں کی تربیت ۔

(۳) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے ، صحابہ نے عرض کیا " اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے" حضور نے فرمایا اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرنا جس کو وہ برا سمجھے ۔ (مسلم)

(۴) حضرت مستورؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی اُمی اور علمِ کامل کے حامل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کسی مسلمان کی غیبت کر کے ایک لقمہ بھی کھایا تو خداوند تعالیٰ اتنا ہی لقمہ (آتش) جہنم کا کھلائے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی غیبت کر کے کوئی کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اسے (آتش) جہنم سے اتنا ہی کپڑا پہنائے گا ۔ (ابوداؤد)

(۵) فرمایا حضور نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنے والا اور غیبت سننے والا دونوں گناہوں میں شریک ہیں (غزلی)

(۶) فرمایا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چغل خور جنت میں نہیں جائے گا ۔ (مسلم)

(۷) حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میرے اللہ نے مجھے معراج عطا فرمائی تو میرا گذر ایک قوم پر ہوا جس کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہرے اور سینے کو کھسوٹ رہے تھے میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبرئیلؑ نے جواب دیا "یہ لوگ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) اور ان کی آبرو اتارتے تھے" ۔ (ابوداؤد)

کس قدر قابلِ مذمت اور قابلِ نفرت ہیں وہ مائیں جو غیبت کے مرض میں مبتلا اور غیبت کے علم میں ماہر ہو کر غیبت کے موذی مرض میں اولاد کو مبتلا کر دیتی ہیں۔

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازاں کہتے ہیں اس علم کو ارباب نظر موت

لائقِ لعنت مائیں اور جادو

اللہ پاک قرآن حکیم میں ایسی عورتیں جو جادو کرتی ہیں قل اعوذ برب الفلق کے رکوع میں فرماتے ہیں۔ ومن شرِّ النفثٰت فی العقد ○ ترجمہ: تم فرماؤ اس پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے ... ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں (یعنی جادو گر عورتیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات تباہ کن گناہوں سے بچو۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول وہ کون سے گناہ ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی آدمی کو مارنا، ڈالنا، سود لینا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، میدانِ جہاد سے بھاگ جانا اور مومن بھولی بھالی عورتوں کو بدکاری کی تہمت لگانا۔ (بخاری شریف)

وہ مائیں جن کا مقام اللہ پاک نے بلند و بالا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کے قدموں کے نیچے جنت اولاد کے لئے بتلائی۔ افسوس صد افسوس وہی مائیں اپنے اعمال سے جہنم کا ایندھن بن جاتی ہیں اور اولاد کی زندگی کو بھی جہنم بنا کر رکھ دیتی ہیں۔ کس قدر لائقِ لعنت اور جہنمی ہیں وہ مائیں جو عاملوں کے پاس پھر پھر کر عمل اور جادو کرواتیں اور پیٹ میں اپنا بنانے شوہر کو حتیٰ کہ خود اپنی اولاد کے پیٹ میں دوا دلواتی ہیں۔ ایسی چیزیں عاملوں کے پاس سے لاکر مائیں کوفتوں، کلیجی اور بھیجہ کے سالن میں ڈال کر کھلاتی ہیں کہ شوہر اور بیٹا اور داماد اسکے مطیع اور تابع ہو جائیں۔ ہوس اور شہوت کے تحت مزے اٹھا کر اولاد یہ جہنمی عورتیں جنم دیتی ہیں اور عاملوں سے جادو کرواتی ہیں کہ اپنے ذمہ داریوں یعنی چھوٹے بیٹوں کی تعلیم ختم ہونے اور بیٹیوں کی شادیوں تک بیٹا شادی نہ کرے بیٹے کے کپڑے قبل از شادی عاملوں کے پاس لیجا کر گزنٹ کرواتی ہیں اور بعد شادی بیٹے اور بہو کے کپڑے اور بال ناخن وغیرہ لیجا کر گزنٹ کرواتی ہے کبھی عامل شکر پڑھ پڑھ کر دیتے ہیں کہ چائے میں ملا کر پلائیں، سفلے عامل غلیظ چیزیں تک کھلانے دیتے ہیں۔ یہ بدنصیب جہنمی عورتیں اپنے شوہروں اور بیٹوں کی تصاویر عاملوں کے پاس لیجا کر

سے پڑھوا پڑھوا کر پھونکواتی ہیں اور اپنی بیٹیوں کو بھی اس کام میں طاق کر دیتی
۔ اولاد ہونے کے بعد ماؤں کے ان حرکات پر نظر رکھیں ورنہ ایک عورت کے لئے
قیامت باپ بھائی شوہر اور بیٹا پوچھے جائیں گے ۔ ایمان کھو کر یہ نماز بھی پڑھتی
بیاد کے علم میں جو عورتیں اور مائیں دخیل ہوتی ہیں ان کے بارے میں علامہ اقبال فرماتے ہیں ۔

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن ٭ کہتے ہیں اس علم کو ارباب نظر موت

اقبال تو ایسی عورتوں اور ماؤں کو نازن کہتے ہیں لیکن درحقیقت ایسی مائیں ناگن
ہیں اور ان کا زہر بڑا خطرناک ہوتا ہے ۔



شرع محبت میں ہے عشرت منزل حرام ٭ شورش طوفان حلال لذت ساحل حرام (اقبال)

بے شرم ماں باپ خصوصاً مائیں

ماں باپ کی محبت ان کا ایثار اور فرائض کی تکمیل کس قدر لائق تحسین ہوتی ہیں لیکن ایسی مثالیں
بھی جن کو دیکھ کر انسانیت تو کیا حیوانیت بھی شرما جاتی ہے ۔ بعض خود غرض محبت اور ایثار
سے عاری بے شرم ماں باپ اولاد کے فرائض سے اس قدر غافل رہتے ہیں کہ حیوان بلاشبہ ان سے بہتر نظر آتے
ہیں ۔ انسوس تو یہ ہے کہ ماں جو ممتا کا خزانہ کہلاتی ہے ان میں ایسی ہوس پرست مائیں بھی ہیں جو
اولاد کو جنم دیکر کچرے کی کنڈی میں پھینک دیتی ہیں اور دواخانوں میں چھوڑ کر بھاگ جاتی ہیں ۔

لذت پرست بے شرم ماں

اب ہم چند مشاہدات پیش کرتے ہیں ۔ سید محی الدین منتظم مالگذاری یکایک اللہ کو پیارے ہو گئے ان
کی ۳۲ تا ۴۰ سالہ بیوی جو گیارہ بچوں یعنی ۵ لڑکیوں اور ۶ لڑکوں کی ماں تھی اولاد کی محبت
کے بجائے اس پر شہوت کا غلبہ تھا ۔ سابق شوہر کا وظیفہ رعایتی حاصل کر کے منڈی
کے ایک تاجر سے نکاح خانگی کر کے بچے جنم دینے اور عیش و عشرت میں مصروف ہو گئی
سابق مرد کے گیارہ بچوں کو ایسا چھوڑ دیا جس طرح بلی حاملہ ہو کر اپنے بچوں کو مار کر نکال دیتی
کوئی ہوٹل میں نوکر ہو گیا ، کوئی آوارہ ہو کر رہ گیا ۔ لڑکیاں یعنی سید زادیاں لوگوں کے

گھر میں باندیاں بن کر بے عزتی کی زندگی بسر کر رہی تھیں ۔ علامہ تو ماں کی محبت کا مقام یہہ بتلاتے
شرع محبت میں ہے عشرت منزل حرام ؎ شورش طوفاں حلال لذت ساحل حرام

سراپا درد ہوں حسرت بھری ہے داستاں میری (اقبال)

مشاہدہ دوم، ظالم اور حیوان ماں میرے ایک عزیز کا واقعہ ہے ۔ خواجہ ایک دولت مند باپ کا بیٹا تھا اسکو جو
ٹی ۔ بی (T. B) ہوگیا ۔ پانی کی طرح روپیہ بہایا گیا، بظاہر صحت کے آثار نمایاں ہوئے
شادی کے تعلق سے ابھی ڈاکٹروں کا مشورہ نہ تھا ۔ لیکن ماں کا یہہ بہت لاڈلا بیٹا تھا ۔ ۲۵
خواجہ پاشاہ کے لئے آخر ۱۹ سالہ ایک خوبصورت بہو لے آئی گئی ۔ ایک سال میں ایک لڑکا
پیدا ہوا ۔ لاکھوں کی جائیداد خواجہ کے نام کی گئی کہ بغیر کمائے آرام سے رہے ۔ نومولود سجا
ہی سال کا ہوا کہ خواجہ پاشاہ اللہ کو پیارا ہوگیا ۔ لاکھوں کی جائیداد، ایک دن آیا کہ کڑوڑوں
ہوگئی ۔ عدالت سے باپ کی جائیداد کی فہرست داخل کرکے ایک سالہ لڑکے سجاد کو جائیداد کا ما
قرار دیا گیا اور نانا کو عدالت نے نابالغ سجاد کا ولی مقرر کیا ۔ جوان ۲۱ سالہ بیوہ، جوان بیٹی
جوانی باپ سے دیکھی نہ گئی ۔ معظم جاہی مارکٹ کے پاس ایک اچار اور گھی کے تاجر سے شا
کردی ۔ یہہ بھی از رو ئے شرع کوئی خراب کام نہیں ہوا ۔ گھی کے تاجر سے سجاد کی ماں کو
بچے ہوئے ۔ اب وہ اس شوہر اور ان بچوں میں مگن اور مست تھی ۔ سجاد جو اصل صاحب جا
تھا اس کی حیثیت اس گھر میں نوکر کی سی ماں نے بنا کر رکھدی ۔ قہر خدا کا، کبھی ماں
اسکو اس کی جائیداد کی کبھی اطلاع نہ دی ۔ اس جہنمی ماں نے گھی کے تاجر سے ہوئے ایک
بیٹے کو سجاد قرار دیکر پوری جائیداد فروخت یا اپنے نام سے منتقل کروالی ۔ سجاد اب تی
سال کا ہوگیا اور اپنی جائیداد سے لاعلم و بے خبر اس کے کسی چچا نے کبھی اسکو پلٹ کر بھی نہیں
دیکھا کہ وہ غصہ میں تھے کہ ماں باپ نے اس قدر بڑی جائیداد کا حصہ مرحوم بھائی کے نام کر دیا
سجاد جب تیئس سال کا ہوا تو اپنے چچا محمود سے کسی طرح ملا ۔ محمود نے اسکو اسکی جائیداد
واقف کروایا تو سجاد ماں سے جائیداد کے تعلق سے پوچھنے لگا ۔ اس کی ماں نے اپنے دو
بیٹوں یعنی اخیافی بھائیوں سے خوب اس کی پٹوائی کرادی ۔ اس قدر پٹوائی کروائی کہ و
پریشان اور خائف ہوکر گھر سے بھاگ نکلا ۔ سجاد کا جرم یہہ تھا کہ اس نے جائیداد

ت سے دریافت ہی کیوں کیا گویا اسکے چچا محمود نے غلط کہا تھا ۔ سجاد ایک دن میرے
کا پتہ محمود کے ذریعہ معلوم کر کے آیا ۔ وہ میرے لئے نیا تھا تعارف کروانے پر میں نے سمجھا
۔ میں نے عدالت سے مثل نکلوا کر اس کی جائیداد کی مکمل تفصیل اور اس کے نقولات
ابطہ عدالت سے دلا دیئے ۔ اس نے اس کے فوٹو کاپی لیکر اپنی ماں کو دکھائے ۔
ں نے پھر اسکی پٹوائی اپنے دوسرے بیٹوں سے کروائی ۔ سجاد کے دماغ کا توازن
کہتے ہیں ذریعہ جادو پیٹ میں دوا ڈال کر ماں نے اولاً بگاڑ ہی رکھا تھا ۔ حالات سے
ف ہوکر وہ اور بھی بہک گیا ۔ اب غیر شادی شدہ سجاد پچاس سال کا ہوگیا تھا ۔
ں بیٹھا بہکی گفتگو کرنے لگا تھا ۔ آخر قدرت کے اپنے فیصلے سنانے کا وقت
سجاد کا علاتی باپ ذیابطیس کے مرض میں مبتلا ہوگیا اس کی ایک ٹانگ ڈاکٹروں
کاٹ دی ۔ جب وہ زندگی سے ناامید ہوگیا تو سجاد کو بلوایا اور لیٹے لیٹے اسکو سینے
لگا کر رونے لگا ۔ اپنے آخری وقت پر سجاد کے ساتھ کی گئی زیادتی اور جائیداد کی حق تلفی
ں آنکھوں کے سامنے تھی ۔ آخر اس حالت زار میں وہ مرگیا ۔ علاتی باپ تو پھر بھی
قدر متاثر ہوا لیکن ماں نے پھر بھی سنگدلی کا مظاہرہ جاری رکھا ۔ اب قدرت کی انصاف
زار اس پر گری، ایک دن دوران پکوان اس جہنمی ماں کے کپڑوں کو آگ لگ گئی ۔
وہ حیرت انگیز انداز سے کوئلہ بن گئی ۔ جہنمی عورت کے لئے جہنم کی آگ تو مقدر بن ہی چکی
دنیا کی آگ نے جب یہ حالت بنادی تو جہنم کی آگ اسکی کیا درگت بنادے گی قابل غور ہے
قنوطیت مایوسی کی تصویر بنا علامہ اقبال کے اس شعر کی تصویر بن گیا تھا ۔

ٹپک اے شمع آنسو بن کے پروانے کی آنکھوں سے ۔ سراپا درد ہوں حسرت بھری ہے داستاں
اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش (اقبال)

اولاد کیلئے ماں باپ کا پیدا کردہ تباہ کن ماحول

خودی کی پرورش و تربیت پہ ہے موقوف ۔ کہ مشت خاک میں پیدا ہو آتش ہمہ سوز

ہمارے دوست لکچرار صاحب کو اولاد ہوتے ہوئے دوسری شادی کا شوق جاگا ۔
ہی کی خودی کی پرورش و تربیت ہی کر نہ سکے اور نہ ہی اپنی خودی کو سنوار پائے تھے
سے تن خاکی میں آتش ہمہ سوزی پیدا ہو سکے ۔ پہلے ہی لکچرار صاحب اپنی ایک بغل پر

وحیدہ نامی ناگن کو ایک فتنۂ عظیم کی صورت میں دبائے ہوئے تھے، اب دوسری بغل میں جو گدگدی ہوئی تو گوہر جان کو دوسرے بغل میں بسا لیا یعنی دوسرا نکاح کر لیا۔

مناظر دل کشا دکھا گئے ساحر کی چالاکی (اقبال)

ماحول کی گندگی اور اسکا اثر اولاد پر

لکچرار صاحب کی دوسری شادی کے قبل کی زندگی کو عالم نزاع سے تعبیر کیا جائے تو لکچرار صاحب کے اس دوسرے نکاح کو خود لکچرار صاحب اور موجودہ اور آنے والی اولاد کے لئے موت سے تعبیر کیا جا سکتا تھا۔ کردار کی موت ــــ خودی کی موت ــــ انسانیت اور شرافت کی موت ــــ انسانیت نیلام ہونے لگی ــــ لکچرار صاحب خودی کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھائے دونوں بیویوں کے سیاہ کرتوت اور ان کی اولاد کے قابلِ ندامت حرکات دیکھنے پر مجبور تھے۔ پہلی بیوی پٹاخہ تھی تو اب ایٹم بم بن چکی تھی۔

وحیدہ کی جادوگری

پہلی بیوی وحیدہ اب ڈنکے کی چوٹ پر عاملوں کے گھروں کے چکروں اور جادوگری میں مصروف ہو گئی۔ عاملوں کے گھروں سے تعویز اور ان کی دی ہوئی چیزیں لے آتی اور گھر میں داخل ہوتے ہی سیدھے چولہے میں جہاں گوہر جان پکاتی رہتی ڈال دیتی۔ گوہر جان کے اعتراض پر کہتی "چپ حرامزادی زبان نہ کھول" لکچرار صاحب سامنے موجود رہتے پر زبان کھولنے کی کوشش کرتے تو بھی یہی کہتی "چپ حرام زادے زبان نہ کھول"۔ وحیدہ کی اکلوتی بیٹی نورجہاں آنکھیں کھول رہی تھی اور اس کے سامنے یہ انوکھے تماشے ہو رہے تھے۔

رشک گلزار اور زچگی خانہ بن گئی

بسا اوقات لکچرار صاحب اور وحیدہ کبھی وحیدہ اور گوہر جان میں تیر اندازی ہوتی، کبھی نیزہ بازی کبھی تلوار کے کرتب کے مظاہرے۔ ایک دن یہی ہوا کہ لکچرار صاحب اور وحیدہ اپنے تیر نیزہ اور تلوار کے مظاہرے دکھانے کے بعد دور جدید کی جنگ کے تحت بمباری میں مصروف تھے۔ لکچرار صاحب کی اہلیہ دوم گوہر جان دردِ زہ سے تڑپ اور چیخ رہی تھی۔ دواخانہ بغرض زچگی لیجانا تھا۔ لکچرار صاحب اور وحیدہ کے شور پکار میں گوہر جان کی دردِ زہ کی آواز نقار خانہ میں طوطی کی آواز بن کر رہ جا رہی تھی۔ جب ہمسایہ نے گوہر جان

...ے چلنے میں تکلیف اور چیخ پکار کی جانب بار بار لکچرار صاحب اور وحیدہ کو متوجہ کیا تو وقت ...ا آگے نکل چکا تھا۔ رکشا لائی گئی۔ رکشا ہی میں وضع حمل کے آثار نمایاں ہو گئے ...شا میں ہی سے سڑک پر شور با ٹپکنے لگا۔ دواخانہ چار مینار کے گیٹ میں رکشا تھی ...ے شا گلزار بن کر زچگی خانہ میں تبدیل ہو گئی اور لڑکی نے رکشا میں تولد ہو کر رکشا کو ...ر اور منور کر دیا۔

...نگ عظیم اور مناظر دل کش

یوں تو بے شمار جنگیں ہوتی تھیں۔ ایک دن وحیدہ اور گوہر جان اپنے تیر اندازی ...بازی کے کرتب دکھانے اور فائرنگ کے مظاہرے کرنے کے بعد بھی جب نہ تھکے تو بھاری ...ہ آئے۔ وحیدہ اور گوہر جان دونوں گھر کی وسعت کو ناکافی سمجھ کر گھر سے نکل پڑے۔ ...ں کا جھونڈہ دوسرے کے ہاتھ میں تھا۔ کبھی بلوز کے پھٹنے کی آوازیں آرہی تھیں ...چولیاں، جو مانگیہ تار تار ہو رہے تھے۔ لکچرار صاحب سے ضبط نہ ہو سکا بیچ بچاؤ ...ے درمیان میں آ گئے اور کہتے جاتے تھے " رانڈوں کو مستی آگئی ہے"۔

بیچ بچاؤ کرتے کرتے لکچرار صاحب کا پیر پھسل جو گیا تو موری میں جا پڑے ...صندل بن کر چہرے اور جسم کو چومنے لگا۔ تیزی میں جو اُٹھے تو لنگی خود کے ...ں میں آکر کھل کر گر پڑی اور بغیر ٹکٹ نمائش کا اہتمام ہو گیا اور عجب مناظر دل کش ...گئے محلہ میں بچوں اور بڑوں میں اس جنگ کے تذکرے تھے اور مسکراہٹیں۔

ضعیف حضرات کی زبانوں سے حضرت اقبال گویا فرما رہے تھے۔

کیا گم تازہ پرانوں نے اپنا آشیاں لیکن ؎ مناظر دل کشا دکھلا گئے ساحر کی چالاکی

اس ماحول میں لکچرر صاحب کی اہلیہ اول وحیدہ کی اکلوتی بیٹی نور جہاں اور گوہر جان کے ...تے بیٹے اورنگ زیب نے شعور سنبھالا تو اپنی اپنی ایک داستان زمانہ کو سنانے ...۔ ایک جانب تو یہ گندہ ماحول اور دوسری جانب اکلوتی بیٹی نور جہاں کے لئے وحیدہ ...ڈ و پیار اور گوہر جان کا لاڈ و پیار اپنے اکلوتے بیٹے اورنگ زیب کے لئے۔ ماں باپ ...لاد کی صحیح تربیت کے لئے سازگار ماحول پیدا کرنا اور بیجا لاڈ و پیار سے گریز بھی ضروری ...ہے ورنہ سمجھا جائے گا کہ ماں باپ نے اپنے حقوق تربیت ادا نہیں کئے اس لئے ...کے برحق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی تہذیب سے زیادہ ایک باپ کا

اپنی اولاد کے لئے کوئی عطیہ نہیں ہے (ترمذی) اور ماں کے تعلق سے نبی حق شناس نے فرمایا باپ کے مقابلہ میں ماں کا دوگناہ حق ہے (ابن منع) دوگناہ حق اسلئے کہ بچہ کی پیدائش رضاعت یعنی دودھ پلانا پرورش اور تربیت کرنا ماں کا اہم ترین حصہ ہوتا ہے۔ اب یہ دیکھینگے کہ باپ یعنی لکچرار صاحب اور مائیں وحیدہ اور گوہر جان نورجہاں اورا ورنگ زیب کی کس انداز سے پرورش و تربیت کرتے ہیں۔

روشن اس ضو سے اگر ظلمت کردار نہ ہو (اقبال)

وحیدہ کی دختر

گھر کے ماحول کی گندگی اور وحیدہ کی یکسر غلط تربیت لاڈ و پیار نے اسکی اکلوتی بیٹی نورجہاں کو اس کے نام کا بالکل برعکس بنا کر رکھدیا تھا۔ یعنی وہ تاریک جہاں بن چکی تھی وہ نہ ماں اور باپ کے گھر کا نور ثابت ہوئی اور نہ ہی کسی شوہر اور سسرال کے گھر کا۔ صورت و شکل کا جہاں تک سوال تھا۔ صورت بھونڈی ۔ ناک پر سے بس کے پہیے بعد دیگرے کئی بار گزر گئے تھے کہ چہرے پر ناک نظر ہی نہ آتی تھی چھ مرتبہ میں ایس ایس سی پاس کیا تھا۔ کئی دو لھے والوں نے دیکھا تو کسی نے گاؤ تکیہ قرار دیا کسی نے سیٹھ جی کسی نے چینی عورت۔ لکچرار صاحب کی حقیقی بہن کا بیٹا شکیل جو واقعی شکیل تھا۔ اس کے لئے لکچرار صاحب کی بہن نے ازراہ محبت نورجہاں کو پسند کرلیا۔ شادی ہوگئی شکیل نے نورجہاں کو مزید تعلیم دلائی لیکن نورجہاں کو شکیل پسند نہ تھا اور شکیل پھوپھی یعنی ساس خسر سب کو برملا ماں کی طرح گالیاں دیتی اسے دیوانہ ثابت کرنے لگی اپنے شوہر کو غیر مردوں سے پٹوانے تیار ہوگئی ایک ہنگامہ در قیامت بپا تھی۔ آخر لکچرار صاحب نے اپنی بہن پر دباؤ ڈال کر طلاق دلادی۔ شکیل پر اس دباؤ کے تحت طلاق دینے کا ایسا اثر ہوا کہ وہ حسین ساگر کے تالاب میں گر کے ایک سیاہ بخت سیاہ کردار عورت کیلئے اپنی جان دیدی۔

طوائف سے بدتر گندگی پھیلانے والیاں

اب نورجہاں کی قوت شہوت جو جاگ اٹھی تھی ماں سے فوری دوسرے شوہر فراہم کرنے کا مطالبہ شروع کیا۔ اس سلسلہ میں رات دن ماں اور بیٹی کی فحش گالیوں کا تبادلہ ہوتا پھر نورجہاں باپ کو برملا سامنے فحش گالیوں سے نوازنے لگتی

ے کہ وہ اپنی ماں وحیدہ کی زبان بن گئی ہو۔ ماں بیٹی کے جھگڑے فحش کلامی سے جب
دن آگے بڑھے تو ماں آخر ماں تھی وہ مہمانوں کی موجودگی کی بھی پرواہ کئے بغیر بیٹی پر
ٹ پڑی نہ صرف بلوز بلکہ اس کی چولی کو پھاڑ کر سب مہمانوں کے سامنے اسکو برہنہ کر دیا
بے نے اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لئے ۔ سب کی زبانوں پر تھا لاحول ولا قوۃ
باللہ العلی العظیم ۔

آخر کار ایک ان پڑھ بے روزگار بدصورت ہٹے کٹے مُسٹنڈے علیم سے اس ہٹی
نورجہاں کا عقد پڑھوایا گیا۔ خواہشات جسمانی کی تکمیل ہوئی ۔ نورجہاں ایک اسکول کی
بن گئی ۔ ہٹا کٹا مُسٹنڈے بے روزگار علیم نے نورجہاں کو تین بچوں کی ماں بنا دیا
ہ وہ اس کی کمائی سے کھاتا اسلئے نورجہاں اُسے ہیجڑے کے نام سے پکارتی ۔ اس سے
یاں دھلواتی ، گھر کا کام وہ کرتا پھر ہر فحش کلامی کو وہ برداشت کرتا ۔ محلہ والے کہتے کہ
یا اور بے غیرت خاندان میں ایک اور کا اضافہ ہوگیا ہے ۔

طوائفیں بدنام ہیں ۔ ماں اور باپ کی غلط تربیت نے سماج کو طوائفین سے زیادہ گندہ
یا تھا ۔ اس سے ظاہر ہو گیا ہوگا کہ والدین اولاد کی کس انداز سے پرورش کریں اور اپنا
س انداز سے پیش کریں ۔

لیکچرار صاحب اور وحیدہ کی ہنگامہ خیز شرمناک زندگی گندہ ماحول اور وحیدہ کی بھیانک
یت نے نورجہاں کو تو تباہ کر دیا ہی تھا اب نورجہاں کے بچے اس گندہ ماحول میں آنکھیں
رہے تھے ۔ مسلمان گھرانے تعلیم یافتہ ہوں تو بھی تعلیم سے زیادہ پاکیزہ ماحول اچھی تربیت
کے لئے درکار ہے ۔ بقول علامہ اقبال

جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا ٭ اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

کیا یہی ہے معاشرت کا کمال ؟ (اقبال)

غلط تربیت ماں کی یا شیطان کے اثرات

گوہر جان کے اکلوتے بیٹے اورنگ زیب
نے ایک گندہ ماحول میں آنکھیں
ں اور اس کے اثرات قبول کئے تو دوسری جانب گوہر جان کے لاڈ و پیار نے اسکو تباہ
لا ۔ وہ جوں جوں بڑا ہوتا جا رہا تھا وہ وحیدہ اور گوہر جان کے جھگڑوں میں حصہ لینے

لگا تھا۔ علاتی ماں کے ساتھ شرمناک فحش کلامی سے پیش آتا۔ پڑھنے کے لئے تو وہ گویا پیدا ہی نہ ہوا تھا۔ چھ سال میں بھی لکچرار صاحب نے اپنے اثرات سے کام لیکر ایک ایک پر میں نقل کروا کر اسکو ایس ایس سی کروا دیا۔ بغیر محنت کے کھانے اور ماں کے لاڑ و پیار نے اسکو پہلوان نہیں تو پہلوان نما تو بنا دیا تھا۔ نور جہاں سے تو اسکی لڑائی ایسی ہوتی کہ دو لڑ رہے ہوں۔ بیس سال سے اونچا ہوگیا تھا چہرے پر ڈاڑھی رکھے ہمہ اقسام کی برائیں انجام دینے پھر نماز پڑھنے اور ہر ایک کو کافر کہنے میں مصروف رہتا۔ ماں سے ہر کام انداز سے لیتا۔ کھانا کھاتے وقت پینے کا پانی طلب کرتا۔ ماں تیزی سے پانی لانے کی یہی بھی لانے کے دوران کئی مرتبہ ڈانٹ دیتا۔

لکچرار صاحب جب اسکے حرکات سے پریشان نظر آتے تو گوہر جان فوری اسکی دماغی خرابی بتلا کر سنبھال لیتی۔ آخر ڈاکٹر مجید خان سے رجوع کروایا جا کر علاج اور دماغ کا ایکسرے لیا گیا۔ ڈاکٹر نے دماغی خلل نہ ہونے کی تصدیق کر دی۔ اب گوہر جان نے اس پر شیطانی اثرات ہو کا یقین دلایا اب عاملوں پر سینکڑوں روپیہ برباد ہونے لگا۔ عاملوں نے کہا کہ کسی مسجد میں وہ سوگیا تھا کہ احتلام ہوگیا۔ خبیث وارد ہوگیا۔ برسوں ہزار ہا روپیہ برباد ہوا۔ فائدہ نہ ہونا تھا نہ ہوا ـــــ آخر لکچرار صاحب اللہ کو پیارے ہوگئے لیکن اس مفت خور اور پر باپ کے مرنے کا اثر ہوا نہ کوئی تبدیلی پیدا ہوئی۔ تبدیلی ہوئی تو یہ کہ وہ ماں پر ظالم شوہر کی طرح ظلم کرنے لگا۔ موسل اور لکڑی اٹھاتا بے شرم ماں اسکو برباد کرتی رہی یہاں تک کہ اس نے ماں کو مارنا شروع کیا۔ جب اسکے باپ کے ملنے والے معمر ہستی کو اس کی اطلاع ہو تو اس نے اسکا ایسا ناطقہ بند کیا اور محلہ کو اس کے خلاف کر دیا کہ اس کا چلنا پھرنا مشکل ہوگیا تو شیطان خود بخود بھاگ گیا۔ کسی عامل کی اب ضرورت تھی نہ کسی تعویذ کی۔

علامہ اقبال ؒ نے سچ فرمایا ہے

آزادیِ افکار سے ہے ان کی تباہی
رکھتے نہیں جو فکر و تدبر کا سلیقہ
ہو فکر اگر خام تو آزادیِ افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ!



اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

مسلمان والدین باخبر ہو جائیں کہ دین ابراہیمی (دین محمدیؐ) کی بنیاد "لا" پر ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سورج کو نکلتا دیکھا سمجھا یہ میرا "الٰہ" (معبود) ۔سورج ڈوب گیا ۔ ابراہیم علیہ السلام نے فوری فرمایا "لا" نہیں یہ میرا معبود نہیں ۔ چاند اپنی آب و تاب دکھانے لگا۔ سوچا یہ میرا "الٰہ" (معبود) ہوگا ۔ صبح اس کے ب ہوجانے پر پھر آپ کی زبان سے نکلا۔ "لا" نہیں یہ میرا معبود نہیں ۔ بہتے ہوئے ر دریا سے لیکر دنیا کی ہر شئے پر نظر ڈالی اور اس کا تجزیہ کیا۔ ہر وقت بعد تجزیہ ، سے نکلا "لا" نہیں یہ میرے معبود نہیں۔ جنکو زوال ہو جو پیدا ہوں اور ختم بن جو ختم لیں اور مرجائیں وہ معبود نہیں ہوسکتے۔ آخر اللہ پاک نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ح آپ کو آگاہ فرمایا کہ معبود حقیقی کس انداز کن اوصاف اور کس قوت کا ہوتا ہے یعنی۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ يَلِدْ ۙ ۡمْ يُوْلَدْ ۞ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞

ترجمہ: آپ (اے پیغمبرؐ) فرما دیجئے کہ اللہ ایک ہے ۞ اللہ بے نیاز ہے کا محتاج نہیں ۞ اسکے اولاد نہیں اور نہ کسی کی اولاد ہے اسکے برابر کا کوئی نہیں ۞ ۔

مسلمان والدین پر لازم ہے کہ وہ ہر مصنوعی اور فرضی معبودوں کو "لا" کی تلوار اٹ کر رکھدیں اور حقیقی معبود کو اپنا معبود تسلیم کریں جیسا کہ مندرجہ بالا سورت للہ پاک نے اپنے اوصاف اور شان بتلائی ہے۔ خود بھی اور اولاد کو بھی شیاطین جا اور پرستش سے بچائیں۔ مسلمان والدین پر اولاد کا پہلا اور اولین حق یہی ر قرآن کا مطالعہ کریں کہ فرضی معبود اور ان کی پرستش کرنے والے دونوں بروز قیامت

جہنم کا ایندھن ہونگے علامہ اقبال ایسے لوگوں کو جو مصنوعی معبودوں کو مانتے ہیں ان کو اس طرح تعلیم دیتے ہیں۔

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں ؛ مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ
یہ مال و دولت دنیا و رشتہ و پیوند ؛ بتان وہم گمان لا الہ الا اللہ (اقبال)

مسلمان کہلانے والے بغرض فراغت مال و دولت شیاطین کی پرستش کرنے لگے

ایسے باپ اور خصوصاً ایسے ماؤں کی کثرت ہوتی جارہی ہے جو فراغت دنیاوی مال و دولت وحکومت کی خاطر شیاطین زرسو اور شیخ سدو اور دیگر شیاطین کی پرستش میں لگ گئے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے نمازیں بھی پڑھتے ہیں، حج بھی کرتے ہیں۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ ایک عورت کسی ایک سے نکاح کرتی اور اس کی بیوی ہونے کا کالی پوت کا لچھا پہن کر اعلان کرتی لیکن در پردہ کسی اور مرد سے ناجائز تعلقات بھی رکھتی ہے۔ یہ شرک اللہ کی ذات میں کسی کو شریک کرنا نا قابل معافی جرم ہے۔ ایسے ماں باپ جو ایسے شرک میں مبتلا ہیں سوچیں کہ اللہ اپنے کلام پاک میں فرما رہے ہیں۔

اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود مت تجویز کر ورنہ تو بدحال بے یار و مددگار ہو کر بیٹھ رہے گا اور تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ بجز اسکے کسی کی عبادت مت کرو اور تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ (پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ۱۷ رکوع ۲)

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف اللہ پاک شرک سے منع فرما کے اسکی سزا بتلا رہے ہیں دوسری طرف اولاد کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرما رہے ہیں یہی ماں اور باپ شیاطین کی پرستش کر کے اور اولاد کو اسمیں مبتلا کر کے خود کو اور اولاد کو جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں صرف مال و دولت کی ہوس میں جبکہ اللہ پاک قرآن میں فرما رہے ہیں۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝
كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

(پ ۳۰ آیت ۱ تا ۴ سورہ تکاثر)

ترجمہ: (لوگو!) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا پھر ہاں ہاں تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

علامہ اقبال شیاطین کو مان کو اپنے آپ کو نمازوں، روزے اور حج کے ذریعہ مسلمان ...نے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔

نماز روزہ و قربانی و حج ٭ یہ سب باقی ہیں، تو باقی نہیں ہے

...شرک مسلمان نما ...پ بیٹے نسل در نسل

اخبارات کی یہ خبر کس نے نہیں پڑھی کہ کشمیر کے چیف منسٹر (سابق) فاروق عبداللہ نے اپنے باپ شیخ عبداللہ کے نقش قدم پہ چل کر جموں کے مشہور مندر میں وشنو دیوی کی پوجا کی اور وشنو دیوی کے آشیرواد حاصل ہونے کا ...ظہار کیا۔ پھر مسجد میں نماز کے لئے اور کعبہ حج کے لئے روانہ ہوئے۔ شیخ عبداللہ نے ...بیٹے کو شرک کا تحفہ دیا اور فاروق عبداللہ نے اپنے بچوں کو شرک کی راہ بتلائی۔ ایمان ...ا اور چیف منسٹری بھی جاتی رہی۔ مشرک کی نماز نماز ہوتی ہے نہ ہی حج حج ...ہے۔ علامہ اسلئے فرماتے ہیں۔

نہاد زندگی میں ابتدا لا انتہا الا ٭ پیام موت ہے جب لا ہوا الا سے بیگانہ

(۲)

ایک مشاہدہ : شاہ علی بنڈہ میں ایک حسین نامی شخص مکانات کی دلالی ...ا۔ نہایت ہی غریب بدحال مفلوک الحال۔ ایک وقت آیا کہ وہ کافی دولت مند اور ...جائیداد ہوگیا۔ اپنے قلمدان کی کنجی کو اپنی جان سے بڑھکر حفاظت سے رکھتا ...ایک وقت مقررہ پر وہ کچھ دیر کے لئے کمرہ میں بند ہوجاتا۔ اس کی اولاد ...کہ قلمدان میں نوٹ گنتا اور اضافہ کرکے رکھتا ہے۔ ایک دن یہ جہنم نصیب ...سے چل بسا۔ بیٹوں نے اسکو دفن کرنے کے بعد بڑے کرب واضطراب سے ...کا قلمدان کھولا کہ روپیہ آپس میں تقسیم کرلیں۔ جب کھولا تو بیٹے حیران رہ گئے ...ان میں ایک گڑیا (نرسو) ایک گھنٹی کوکو وغیرہ یعنی پوجا کا سامان رکھا ... اللہ نے انہیں ایمان کی حرارت عطا فرمائی تھی آپے سے باہر ہوکر لاحول پڑھی ... اشیا موسیٰ ندی میں پھینکنے گھر سے نکل پڑے۔ راستے میں آٹو رکشا ٹاکیز کی موڑ پر ...ٹکر کھائے کہ زبردست زخمی ہوگئے۔ مگر وہ برابر بحالت تکلیف بھی ان چیزوں ...سی ندی میں پھینک آئے۔ بعد میں مصائب کا ایک سلسلہ تھا جس کا وہ برابر

ایمان کی حفاظت کے لئے مقابلہ کرتے۔ مکانات جلتے رہے۔ مالی حالت کمزور ہوگئی مگر وہ ایمان پر قائم رہے اور باپ کے نقش قدم پر نہ چلنے کا عہد کرلیا اور اپنے عہد پہ قائم رہے بقول علامہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی ؎ مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

بھروسہ کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر (اقبال)

(۳)

مرشد اور پوجا

سید اسمٰعیل شاہ ایک مرشد تھے ان کے کافی مرید تھے ایک بیٹی اور چار بیٹوں کے یہ مرشد باپ تھے۔ ساجد ہم عمر اور دور کا رشتہ دار تھا۔ اس نے اپنے بیٹے سلیم کے لئے مرشد اسمٰعیل کی بیٹی کا انتخاب کیا۔ رسم ہوا ایک دن آیا کہ شادی بھی ہوگئی۔ ایک دن ساجد کسی کام سے اسمٰعیل کے مکان کے قریب تک گیا تھا۔ اسمٰعیل کے گھر بھی بعد ختم کام چلا گیا۔ صبح کا وقت تھا۔ مرشد اسمٰعیل کے بارے میں اس کے گھر والوں نے بتلایا کہ وہ اس وقت اپنے حجرہ خاص میں محو عبادت رہتے ہیں۔ کسی کو جانے کی اجازت نہیں۔ ایک تو ساجد لڑکے کے باپ اور سمدھی ہم عمر اور رشتہ دار تھے یہ سننے کے بعد بھی کہ اسوقت کوئی ان کے حجرے کی جانب نہیں جاسکتا سخت تاکید ہے۔ ساجد بلاخوف دبلا تکلف عبادت کے حجرے کی جانب بڑھے قریب حجرہ کے تھے، دروازے کے پٹ بھیڑے ہوئے مگر نیم وا تھے۔ سمدھی ساجد نے اپنے مرشد سمدھی کو عجیب حال میں دیکھا کہ چکرا کے رہ گئے۔ سید اسمٰعیل شاہ مرشد نرسو کے بت کے سامنے چکر لگاتے کچھ پڑھتے "کوکو" لگاتے اور ناریل پھوڑتے نظر آئے۔ نرسو کے پتلے کے چکر لگانے اور چھوٹی سی گھنٹی بجانے میں ایسے مصروف تھے کہ اپنے سمدھی ساجد کو بھی نہ دیکھا۔ ساجد فوری پلٹ گیا اور گھر آکر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ بیوی اور لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ کیا دھوکہ کھایا۔ کس گھر کی بیٹی کو لے آیا۔ بہو پر ایک ہنگامہ بپا کر دیا لوگوں نے اور بیوی نے سمجھایا کہ باپ کے کرتوت کی سزا بیٹی کو نہیں دی جاسکتی۔ آخر ساجد کے سمجھ میں آگیا اس نے اپنی بہو کو حکم دے دیا کہ باپ کے گھر قدم نہ رکھے۔ مگر کب تک۔ بیٹی چھپ چھپا کر جاتی رہی۔ پھر ایک دن آیا کہ اسمٰعیل جہنم رسید اور ساجد جنت کو پہنچ گیا۔

ین بیٹے باپ اور ماں کے نقش قدم پر چلنے لگے ایک بیٹے نے اس راہ پر چلنے سے
بیا خستہ حال زندگی گزار رہا تھا گویا ایک طرف اللہ پاک کی آزمائش تھی۔ دوسری
یطان کے عنایات تھا۔ آزمائیشات میں پورا اترنے والا داخل جنت تھا اور شیطان
یں سے فیضیاب ہونے والے داخل جہنم معہ اپنے فرضی معبود کے۔ اللہ کے بندے
مصطفےؐ کے غلام بن کر جینے والے ہی دراصل مردانِ حر ہوتے ہیں اور شیاطین کو ماننے
احب کردار نہ صاحب بصیرت اور نہ لائق بھروسہ اسلئے علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

بھروسہ کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر ؎ کہ دنیا میں فقط مردانِ حر کی آنکھ ہے بینا

(۴)

جسکی کہانی خود اسکی زبانی ؎ جاہل عورتوں پر فضل ربی

بیان جہانگیر بی

جہانگیر بی ہیڑچرلہ ضلع محبوب نگر کے تعلقہ کی ایک ان پڑھ عورت تھی اس کا باپ کپڑوں کا تاجر اور
بھی بڑی دوکان کا مالک تھا۔ نوکر چاکر، روپیہ کی فراغت۔ آرام دہ زندگی۔ وہ
پ کی اکلوتی بیٹی تھی اس کے ماں باپ دنیاوی فراغت کے لئے نرسو کو مانتے اور
سلمان ظاہر کرتے تھے۔ وہ بھی باپ کے انتقال کے بعد ماں باپ کے نقش قدم پر چل کر
انتی تھی رہی۔ ایک دن وہ وعظ میں گئی۔ واعظ کہہ رہا تھا اللہ پاک کے سوا کسی
ی معبود کو ماننا پوجنا گناہ عظیم ہے دائمی جہنم ان کے لئے ہوگی۔ ان پڑھ جہانگیر بی پر
ں کا ایسا اثر ہوا کہ گھر آکر پوجا کا سب سامان اور نرسو کا پتلا ایک ویرانے میں پھینکا کر
۔ دیا اور صدق دل سے آئندہ نہ پوجنے توبہ کرلی۔ اللہ کی آزمائش شروع ہوئی۔
گھر ویران ہوگیا۔ اس کا شوہر مرگیا مگر اس ان پڑھ عورت نے ہر امر کو اللہ کے
ے تعبیر کیا۔ شہر آکر ماماگری کرلی۔ پریشانیاں اٹھائی مگر اللہ پاک کو ایک مانا
ود سال کی عمر میں مرگئی۔ بلاشبہ اللہ پاک اسکو دامن رحمت میں لیکر دائمی جنت عطا فرمائینگے۔

(۵)

بیان رحیمہ بی

محبوب بی ہائیکورٹ کی اصیل تھی۔ مالی حالت پر لوگ رشک کرتے تھے۔ محبوب بی نرسو کو مانتی
ی بیٹی رحیمہ بی ماں کی زندگی ہی سے اس کام کو ناپسند کرتی۔ محبوب بی ایک دن راستے

میں موٹر سے ٹکرا کر مر گئی ۔ محبوب بی کے دفن کے بعد رحیمہ بی نے پہلا کام یہہ کیا کہ ڈبہ میں نرسو کا پتلا اور پوجا کا جو سامان تھا سب کچرے کی کنڈی میں پھینک دیا۔ پھر قدرت کے امتحانات شروع ہوئے اس میں اور اس کے شوہر میں آن بن ہو گئی' دور' دور رہنے لگے ۔ ہر قسم کی پریشانیوں کا سامنا کیا مگر ایک اللہ واحد کو مانا ۔ نرسو کی طرف پلٹ کر کبھی دنیاوی فراغت کی خاطر نہ دیکھا ۔ اتفاقاً وہ بھی راستے میں ٹکر کھا کر مری ۔ دونوں کی اموات میں کتنا فرق تھا۔ محبوب بی مر کر جہنم کا ایندھن بن گئی اور نرسو کی امت ۔ رحیمہ بی مر کر شہید ہوکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں رہی اور دامن رحمت میں جگہ پائی ۔ علاّ فرماتے ہیں۔

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے ؎ شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے (اقبال)

مسلمان والدین کی خطرناک قسم جو جہنمی بن کر اولاد کو جہنمی بنا دیتے ہیں

مسلمان والدین کی قابل نفرت اور از روئے احکام واجب القتل قسم وہ ہے جو کفار اور مشرکین سے زیادہ خطرناک ہے ۔ یہہ قسم ان والدین کی ہوتی ہے جو شیاطین کو مان کر اللہ پاک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کا مقام دیتے ہیں۔ معراج ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ توہین اللہ پاک توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توہین انبیاء اور توہین مذہب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے پھر ڈاڑھیاں رکھتے اور خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اس سلسلہ میں ہمارا کتابچہ "مسلمانو! آنسو بہاؤ خون کے" کا مطالعہ ان جہنمیوں کی حرکات سے آگاہ کردیگا جسمیں چشم دید گواہوں کے بیانات بھی ہیں اور دیوبند نظامیہ اور دیگر علمائے کرام کے فتادے بھی موجود ہیں تو یہاں مزید معلومات ہم دینا مناسب نہیں سمجھتے ہیں کہ

مشاہدات (۶)

جانی میاں کبھی نماز پڑھتے نہ مذہب کے کسی احکام کے پابند تھے صرف ڈاڑھی رکھے ہوئے قلندر کی صورت بنائے بقول شجاع خاور ایسے قلندر تھے ۔

اگر بولے تو پردہ رہ نہیں سکتا قلندر کا ؎ نہ بولے تو بھلا کردار ہی کیا قلندر کا

اٹھاتا ہے کوئی اور آج خرچہ قلندر کا ؎ نہ وہ تیور قلندر کے نہ وہ لہجہ قلندر کا

شا شہر والوں نے کیا۔ اچھا قلندر کا ؎ کہیں فطرت قلندر کی کہیں چہرہ قلندر کا
حقیقت اور تعریف تو علامہ اقبال نے یوں کی ہے۔
ر دمہ و انجم کا محاسب ہے قلندر ؎ ایام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر
للہ کا کہ جانی میاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر یعنی شبیہ اپنے پاس رکھکر لوگوں
یہ ایک گناہ عظیم تھا۔ آپ کا جسم نور سے بنا ہوا اور سایہ زمین پر نہ گرتا تھا بقول حضرت
یوسف علیہ السلام کو دیکھکر عورتوں نے اپنی انگلیاں کاٹ لیں اگر وہ میرے یوسف (محمد صلی اللہ
) کو دیکھتے تو اپنے دل کاٹ لیتے۔ کون ہے جو اس پاک ہستی کی تصویر بنا سکے اور حسن کو
ہر کر سکے۔ اس گناہ عظیم کا نتیجہ یہ ہوا کہ جانی میاں مرکر شیطان بنے۔ گھر میں سایہ کی طرح اس
ساتھ رہنے لگے جن کو ستر سال کی عمر تک بوالہوسی میں جنم دیا۔ اب اس بدنصیب اولاد نے
دل کے عجیب گل کھلانے شروع کئے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ ان کی بیوی زینب نے
راغت کے لئے اپنی پوری اولاد کو سوائے ایک کے اپنے داماد میر محبوب علی جو فلسفہ اسلام
ت کا ایم اے M.A اور ابلیس کا نمونہ تھا کو دیکر نرسو شیطان کو ماننا اور رسول
نیار بنا کر ان کو مسند پر بیٹھانا اور توہین رسول کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔

۔ والدین اور توہین رسول
۔ والے والدین میں فرق

حضرت اسماؓ بنت ابوبکر صدیقؓ فرماتی ہیں کہ میری ماں مشرک تھی اور میرے پاس آئی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "یا رسول اللہؐ! میری ماں
، پاس آئی ہے اور اسلام سے بیزار اور مشرک ہے کیا میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟
صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا" ہاں اچھا برتاؤ کرو (بخاری) جہاں تک مشرک والدین کا سوال
رک والدین کی خدمت اور اچھے سلوک کے احکام ہیں جہاں تک توہین رسول اور توہین مذہب کا سوال ہے
لدین واجب القتل ہیں۔ ملاحظہ ہو صدیق اکبرؓ ابو عبیدہؓ کا طرز عمل اور قرآن پاک :۔ حضرت ابوبکر
کے والد ابو قحافہ نے اپنے کفر کی حالت میں ایک مرتبہ رسول اللہؐ کی شان میں کوئی ناشائستہ کلم
نکالا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کا کمال ایمان بھلا اس گستاخی کو کب برداشت کر سکتا تھا آپ نے اا
مانچہ مار دیا جب آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ واقعہ پیش ہوا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے
کیا "یا رسول اللہؐ! میرے پاس اس وقت تلوار نہ تھی ورنہ ایسے بیجا کلمہ پر ان کی گردن اڑا دیتا تو
ی اکبر کی منقبت میں قرآن کی حسب ذیل آیات نازل ہوئیں۔

ترجمہ : جو لوگ اللہ اور رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ سخت ذلیل لوگوں میں ہیں (آیت ۲۰) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات لکھدی ہے کہ میرے پیغمبرؐ غالب رہیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا ہے (آیت ۲۱) جو لوگ اللہ پر قیامت پر ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے ——— کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور اسکے رسولؐ کیخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو (آیت ۲۲۔ سورہ المجادلہ پارہ ۲۸)

ایک اور سبب شان نزول یہ بتلایا گیا ہے کہ غزوہ بدر میں حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح اسلام کی حمایت میں اور آپکا باپ کفر کے غلبہ کیلئے لڑ رہا تھا اور بیٹے کو قتل کرنے کے درپے تھا اور حضرت ابو عبیدہؓ نے اولاً چند مواقع دیئے آخر باپ کو قتل کر ڈالا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔

جنگ بدر میں ایک شاعر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی ہجو لکھا کرتا تھا گرفتار ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فدیہ لئے بغیر اس وعدہ پر رہا فرمادیا کہ آئندہ آپؐ اور اسلام کیخلاف ہجو نہ لکھے گا۔ مگر اس نے یہ سلسلہ جاری رکھا جب پھر یہ ایک جنگ میں گرفتار ہوا اور اس نے وعدہ کیا کہ آئندہ سے وہ ایسی ہجو نہ لکھے گا تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ مسلمان ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا (ابن ماجہ) یعنی ایک بار دھوکہ کھاکر دوبارہ دھوکا نہیں کھاتا لہٰذا بحکم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وہ توہین رسولؐ اور توہین اسلام کی سزا میں قتل کر دیا گیا۔

خلیفہ ہارون رشید رات کا کھانا علمائے کے ساتھ کھایا کرتا تھا۔ ایک رات دستر خوان پر کدو کا سالن تھا ایک عالم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا۔ ایک نے کہا کہ مجھے پسند نہیں۔ وہ عالم کھانا چھوڑ اٹھ کھڑا ہوا اور نیام سے تلوار نکال لی اور کہا "جو چیز اللہ کے رسول صلعم کو پسند تھی کسی کو پسند نہ ہو اور پسند نہ ہونے کا اعلان کرے تو وہ مرتد اور کافر ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ ہارون رشید درمیان میں پڑ گیا۔ اس شخص سے توبہ کرواکر کلمہ پڑھوایا گویا از سر نو اسکو مسلمان بنایا گیا۔

مسلمان والدین کو انتباہ

وہ والدین جو مسلمان کہلاکر توہین رسولؐ اور توہین مذہب میں مبتلا ہیں واقف ہوجائیں کہ احکام شریعت کا نفاذ ہو تو اس کی سزا قتل ہے اور اس کے لئے مرنے کے بعد بھی دائمی جہنم ہے لہٰذا والدین کا فرض ہے کہ خود توہین رسولؐ اور توہین مذہب کریں اور نہ اولاد کو اس راہ پر چلائیں۔ اسلئے علامہ اقبال اللہ کی جانب سے فرماتے ہیں۔

کی محمدؐ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں ٭ یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں ۸۸